معرفۃ الخصال المکفرۃ

للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ

زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف کروانے والے اعمال

مغفرت کی بشارتیں

امام حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ

ترجمہ وتحقیق وحاشیہ:

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

محفوظة
جمیع الحقوق

ضیائی سلسلہ اشاعت	:	۱۰۰
نام کتاب	:	معرفۃ الخصال المکفرۃ
مُصنّف	:	امام حافظ ابن حجر عسقلانی
ترتیب وتخریج وتحقیق	:	مُفتی مُحمّد اکرام المحسن فیضی
صفحات	:	۱۹۶
تعداد	:	۱۱۰۰
سنِ اشاعت	:	جون ۲۰۱۴ء/شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ
پروف ریڈنگ	:	ندیم احمد ندیم نورانی
کمپوزنگ	:	حافظ محمد حسان
سرورق	:	مُحمّد زُبیر قادری
طباعت	:	
ہدیہ	:	
ناشر	:	ضیائی دارالاشاعت انجمن ضیائے طیبہ

Anjuman Zia-e-Taiba انجمن ضیاءِ طیبہ

E-mail: info@ziaetaiba.com, Url: www.ziaetaiba.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

آئینۂ کتاب

- انتساب ۸
- پیش لفظ ۹
- مختصر تعارف ۱۴
- مقدمہ از مترجم ۳۰
- مقدمہ از مصنف ۴۸

طہارت کا بیان

- وضو کی فضیلت ۵۷

نماز کا بیان

- اذان کا جواب دینا ۶۵
- صلوۃ التسبیح کی فضیلت ۶۹
- نماز میں آمین کہنے کی فضیلت ۷۷
- نماز چاشت کے فضائل ۸۲
- نمازِ جمعہ کے بعد قرأت کرنے کے فضائل ۸۵
- سنن ظہر کی فضیلت ۸۶
- بعدِ زوال نوافل کی فضیلت ۸۷
- سنت عصر کی فضیلت ۸۷

آئینۂ کتاب

- رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنے کی فضیلت ۸۸

روزہ کا بیان

- قیامِ رمضان اور روزۂ رمضان کی فضیلت ۹۱
- روزۂ رمضان کی فضیلت ۹۵
- لیلۃ القدر میں قیام کرنے کے بارے میں ۱۰۱
- یومِ عرفہ کے روزے کے فضائل ۱۰۶

حج کا بیان

- مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھنے کی فضیلت ۱۱۱
- حج کی فضیلت ۱۱۸
- مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنے کی فضیلت ۱۲۳
- بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے کی فضیلت ۱۲۴
- زیارت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت ۱۲۶
- طواف، نمازِ طواف اور زم زم پینے کی فضیلت ۱۲۶

اوراد و اذکار کا بیان

- سورۂ حشر پڑھنے کی فضیلت ۱۲۹
- قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت ۱۳۱

آئینۂ کتاب

تسبیح، تکبیر اور تہلیل کی فضیلت	۱۳۳
سمندر کی موجیں شمار کرتے ہوئے اللہ اکبر کہنا	۱۳۵
ساحلِ سمندر پر تکبیر کی فضیلت	۱۳۵
بروز جمعہ درود شریف کی فضیلت	۱۳۶
تکبیر، تحمید اور تسبیح کی فضیلت	۱۳۶

جہاد کا بیان

جہاد کا بیان	۱۳۹
نفس کے ساتھ جہاد کی فضیلت	۱۴۰
رضائے الٰہی کے لیے مشقت کی فضیلت	۱۴۱

ادب کا بیان

نابینا کو چالیس قدم طے کرانے کی فضیلت	۱۴۵
حاجتِ مسلم پوری کرنے کے لیے کوشش کی فضیلت	۱۴۷
راستے سے کانٹے دور کرنے کی فضیلت	۱۴۸
غربت میں مرض پر بشارت	۱۴۹
مصافحہ کرنے کی فضیلت	۱۵۰
مسلم بھائی سے ملاقات اور تعاون کی فضیلت	۱۵۲

آئینۂ کتاب

- کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد الحمد للہ کی فضیلت ۱۵۳
- چھینک کے بعد الحمد اللہ کہنے کی فضیلت ۱۵۶
- اہل وعیال کے ساتھ حسنِ سلوک کی فضیلت ۱۵۷
- صبح وشام حمد باری تعالیٰ کی فضیلت ۱۵۷
- کسبِ حلال اور مہمان نوازی نیز مسافر کی مدد کرنے کی فضیلت ۱۵۸
- عمرِ طویل کی فضیلت ۱۵۸
- اجازت نامہ ۱۷۶

مترجم کی مصنف تک متصل بعض اسناد

- مصری علماء کی سند ۱۸۲
- شامی علماء کی سند ۱۸۳
- ترکی علماء کی سند ۱۸۴
- مراکش کے علماء کی سند ۱۸۵
- عراقی علماء کی سند ۱۸۷
- باعلوی سادات (یمن) کے علماء کی سند ۱۸۸
- نادر سند مسلسل بالآباء ۱۹۰

انتساب

غازیِ ملّت اسلامیہ محافظ ناموسِ رسالت

غازی مُمتاز حسین قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

قارئینِ محترم.........!!

نبیِ رحمت ﷺ کی امّت پر آ کے جو عجب وقت گزر رہا ہے۔

نت نئے طریقوں سے مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔

ہتھیار سے مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے......

ادویات سے مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے......

خوراک سے مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے......

گو کہ ہر جگہ مختلف طریقوں سے مسلم امّہ مظالم کا شکار ہے...... جب کہ ہمارے مسلم حکمران بے پرواہ ولاچار دکھائی دیتے ہیں۔

لیکن دوسری جانب ...... یہ بھی سچ ہے کہ ہم کس منہ سے نبیِ رحمت ﷺ سے استغاثہ کریں......؟؟ کہ خود گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے......

جی ہاں مسلمانو......!!

جو مہینہ مہمان بن کر آیا ہے......اس مبارک ماہ میں ہم خصوصاً سحری و افطار کے بابرکت و پر نور لحات میں خاندان کے ہم راہ ٹیلی ویژن کی اسکرین پر خرافات سے بھرپور ٹرانسمیشن پر نظریں جمائے ہوئے ہوتے ہیں۔

جس گھڑی اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں برس رہی ہوتی ہیں......ہم اس گھڑی اپنے گھر سے رحمت کے فرشتوں کو رخصت کر رہے ہوتے ہیں......

مسلمانو......!! کیا ہمیں یہ زیب دیتا ہے......؟

ہمارے گھر کی ماؤں کے ہاتھوں میں سے قرآنِ مجید کہاں چلا گیا......؟؟

ٹی وی کا ریموٹ (Remote) کس نے تھما دیا......؟؟

اقبال کی یہ بات بری تو نہیں کہ ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

وقت زیادہ نہیں گزرا......!! امّت کا درد رکھنے والے اسلاف نے تو راستہ بتا دیا ہے کہ لو مدینے سے لگائے رکھو گے تو یقیناً دنیا والے دیکھیں گے کہ تاجدارِ کائنات اپنی امّت کو کیسے سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

الحمدللہ تبارک وتعالیٰ...... پچھلے گیارہ برسوں سے انسدادِ تیرگی کے لیے ضیائے طیبہ علمی و تحقیقی میدان میں جہاد بالقلم کی روش اختیار کرتے ہوئے اپنے سفر کو جاری رکھے ہوئے ہے اور وقتاً فوقتاً مختلف سرگرمِ عمل شعبہ جات کی کار کردگی کو منصۂ شہود سے آراستہ کیا جارہاہے، جسے

www.ziaetaiba.com

پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

قارئینِ محترم......!!

مغفرت ونجات والے ماہِ مبارک "رمضانِ کریم" میں انجمن ضیائے طیبہ کے شعبہ "ضیائی دارالاشاعت" کے تحت ۱۰۱ ویں کتاب موسوم بہ

"مغفرت کی بشارتیں"

آپ کے ذوقِ مطالعہ کی نذر ہے۔

یہ کتاب حضرت علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ کی تالیفِ لطیف بنام "معرفۃ الخصال المکفرۃ" کا اردو ترجمہ ہے...... جسے انجمن ضیائے طیبہ کے سرپرست ورئیس ضیائی دار الافتاء نبیرۂ وقت اکرامِ ملّت حضرت علامہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی دامت برکاتہم نے آسان وعام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم کے علم وعمر میں خوب خوب برکتیں عطا فرمائے۔

قارئینِ محترم......!!

قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم نے اس کتاب کے ترجمے کی تکمیل کے بعد جب کتاب کا مقدمہ لکھنا شروع کیا تو مقدمے کی طوالت کتاب کے حجم سے کافی بڑھ گئی؛ لہذا، احباب کی باہمی مشاورت کے بعد مقدمے کو مستقل کتاب کی صورت دینے کا فیصلہ کیا۔ مقدمے میں حافظ ابنِ حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ کی تصانیف پر بڑی عرق ریزی سے تحقیق کو ترتیب دیا؛ جس میں حافظ ابنِ حجر کی تصانیف "فتح الباری، تہذیب التہذیب، انباء الغمر، الدرر الکامنۃ، لسان المیزان، اتحاف المھرۃ وغیرہم" کا مطالعہ فرما کر ان میں سے تمام معمولاتِ اہلِ سنّت کی عبارات جن پر حافظ ابنِ حجر نے کلام فرمایا، مفتی صاحب دامت برکاتہم نے اسے ایک لڑی میں پرو دیا، جو ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ضیائی دارالاشاعت کی زینت بنے گی۔

قارئینِ کرام......!!

انجمن ضیائے طیبہ کو سفر ارتقا کی منازل طے کرنے میں آپ کی دعاؤں کا سہارا درکار ہے۔ انجمن کے تمام اراکین ورفقا کو بالخصوص موئسسِ اعلیٰ محترم حضرت سیّد اللہ رکھا قادری ضیائی صاحب دامت برکاتہم کو ربِّ کریم اپنے

حبیب ﷺ کے صدقے سدا شاد و آباد رکھے۔المؤذّن حج و عمرہ سروِسز (Services) پورا سال انجمن کے گلستان کی باغبانی کرتی ہے۔ اللہ ربّ العزت المؤذّن فیملی کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین!

سیّد مُحمّد مُبشر قادری
انجمن ضیاءِ طیبہ

مختصر تعارف

اِمام حافظ ابنِ حجر عسقلانی

نام:

احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمود بن احمد بن احمد بن کنانی عسقلانی، مصری، شافعی

پیدائش:

۲۲ شعبان المعظّم ۷۷۳ ھ کو مصر میں پیدا ہوئے۔ ابھی کم سن ہی تھے کہ والدۂ محترمہ کا انتقال ہوگیا اور پانچ سال کی عمر کو پہنچے تو والدِ محترم بھی اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اس وقت آپ کی پرورش مصر کے ایک تاجر اور آپ کے والد کے دوست زکی الدین خروبی نے کی۔

تعلیم و تربیت:

پانچ سال کی عمر میں مدرسے میں داخل ہوئے اور نو سال کی عمر میں حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہوئے، نیز العمدۃ، الحاوی الصغیر اور مختصر ابن حاجب بھی حفظ کرلیں۔

۸۵؁ھ میں مکہ مکرمہ حج کے لیے حاضر ہوئے اور شیخ عفیف الدین عبد اللہ بن محمد نشاوری اور شیخ جمال الدین بن ظھیرہ سے حدیث کا درس لیا۔

۸۶؁ھ میں واپس مصر لوٹ آئے اور علمِ دین کے حصول میں مشغول ہوگئے۔

۸۷؁ھ میں آپ کے سرپرست زکی الدین خروبی کا بھی انتقال ہوگیا مگر آپ نے علمِ دین سے منہ نہ موڑا بلکہ ہمہ تن علم حدیث کی تحصیل میں مصروف ہوگئے۔

آپ کے قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ اکثر کتب آپ کو حفظ ہوگئیں پھر آپ کی خوش بختی کہ علامہ امام زین الدین عراقی کی صحبت آپ کو میسر ہوگئی۔ ان کی خدمت میں آپ نے دس سال گذارے اور علمِ حدیث کی تکمیل کی، نیز علامہ ابو حفص عمر بن ارسلان بلقینی کی خدمت میں حاضر ہو کر علمِ فقہ حاصل کیا اور اسی طرح امام عزالدین ابن جماعۃ کی خدمت میں ان کے وصال تک رہے اور علومِ دینیہ کی تحصیل فرماتے رہے۔

بیس سال کی عمر میں ۹۳؁ھ قوص ہجرت کی اور نور الدین انصاری سے اکتسابِ علم کیا۔

اس کے بعد اسکندریہ، قاہرہ، یمن، تعز، زبید، عدن، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، شام، غزہ، نابلس، رملہ، دمشق اور حلب ہجرت کر کے علومِ دینیہ کی تحصیل فرماتے رہے۔

آپ نے جن مشائخ سے علوم دینیہ کی تحصیل فرمائی ان کی تعداد تقریباً ۷۳۰ ہے۔

جن کا ذکر آپ نے اپنی تالیف المجمع المؤسس للمعجم المفهرس میں فرمایا۔

علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی جس اخلاص اور انہماک سے علومِ دینیہ حاصل فرماتے رہے وہ قابلِ تقلید ہے اوراس سبب سے وہ علم و فضل کے بحرِ ذخّار ٹھہرے۔ اپنے معاصرین پر سبقت لے گئے بلکہ علمِ حدیث میں ان کا یہ مقام ٹھہرا کہ ان کے پائے کا محدّث چند صدیوں تک پیدا نہ ہوسکا اور امیر المؤمنین فی الحدیث، حافظ الحدیث اور شیخ الاسلام جیسے القابات سے ان کو یاد کیا جاتا ہے۔

تاثرات ائمہ:

آپ کے استاد علامہ حافظ زین الدین عراقی اپنے شاگردوں میں آپ کو حدیث کا سب سے بڑا عالم فرماتے۔ نیز ایک مقام پر فرماتے ہیں ”الشیخ العالم الکامل الفاضل المحدث، المفید الحافظ المتقن الضابط الثقة

المامون جمع الرواۃوالشیوخ و میز بین الناسخ والمنسوخ و جمع الموافقات والابدال ومیز بین الثقات والضعفاء من الرجال ۔"[1]

علامہ حافظ تقی الدین محمد بن محمد بن فہد آپ کے متعلق فرماتے ہیں:

علامہ، امام، حافظ، محقق، عدیم النظیر، آپ جیسی شخصیت نگاہوں نے نہیں دیکھی[2]۔

علامہ ابنِ عماد فرماتے ہیں:

آپ حافظِ عصر، شیخ الاسلام امام الحفاظ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔[3]

امام جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں:

شیخ الاسلام امام الحفاظ فی زمانہ و حافظ الدیار المصریۃ بل حافظ الدنیاء قاضی القضاۃ مطلقاً[4]

قوتِ حافظہ:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو وسعتِ علم اور قوتِ حافظہ عطا فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ پڑھنے میں اتنی تیز رفتاری تھی کہ صرف چار چار مجلس میں سنن ابن ماجہ اور صحیح مسلم کو ختم کر دیتے تھے۔ معجم صغیر طبرانی کو صرف ظہر اور عصر کے درمیان ختم کر لیا۔

---

1 الجواہر والدرر، ص ۲۱۰۔

2 لحظ الالحاظ، ص ۳۳۲۔

3 شذرات الذھب، ج ۷، ص ۲۷۰۔

4 ذیل طبقات الحفاظ، ص ۲۵۱۔

کتابت بھی اسی سرعت سے فرماتے۔

فنِّ اسماء الرجال:

محدّثینِ کرام نے جمع وترتیبِ احادیث کے ساتھ ساتھ احادیثِ طیبہ کی صحت کے حوالے سے علمِ اسماء الرجال بھی ترتیب دیا۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے زمانۂ مبارکہ تک محدّثین نے اگرچہ اس حوالے سے کام کیا مگر حافظ ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمہ اس فن میں امام ٹھہرے۔ اس فن کی معرفت آپ کی ذات پر ختم تھی۔

تصانیف:

علامہ حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی نے آپ کی تصانیف کی تعداد ۲۷۰ تحریر فرمائی ہے۔

بعض کے نام یہ ہیں:

۱۔ الآیات النیرات فی معرفۃ الخوارق والمعجزات
۲۔ البحث عن احوال البعث
۳۔ الغنیۃ فی مسألۃ الرؤیۃ
۴۔ الاحکام لبیان ما وقع فی القرآن من الابھام
۵۔ اتحاف المھرۃ بأطراف العشرۃ
۶۔ الأربعون التالیۃ للمائۃ العشاریۃ
۷۔ الأنارۃ فی أطراف الأحادیث المختارۃ
۸۔ تجرید زوائد مسند البزار علی مسند أحمد والکتب الستۃ

۹۔ تحفة أهل التحديث عن شيوخ الحديث

۱۰۔ تسديد القوس فی مختصر الفردوس

۱۱۔ تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس

۱۲۔ التعليق على "موضوعات ابن الجوزی"

۱۳۔ تغليق التعليق

۱۴۔ التلخيص الحبير فی تخريج أحاديث الرافعی الكبير

۱۵۔ الجامع الكبير من سُنن البشير النذير

۱۶۔ جزء الوقوف على مافی صحيح مسلم من الموقوف

۱۷۔ جلاء القلوب فی معرفة المقلوب

۱۸۔ الدراية فی تخريج أحاديث الهداية

۱۹۔ شرح الترمذی

۲۰۔ طرق حديث (أولی الناس بی)

۲۱۔ طرق حديث "غب الزيارة"

۲۲۔ فتح الباری بشرح صحيح البخاری

۲۳۔ القول المسدّد فی الذبّ عن مسند الامام أحمد

۲۴۔ الكافی الشاف فی تخريج أحاديث الكشاف

۲۵۔ اللآلیء المنثورة فی الأحاديث المشهورة

۲۶۔ اللباب فی شرح قول الترمذی "وفی الباب"

۲۷۔ المائة العشارية من حديث البُرهان الشامی

۲۸۔ المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية

۲۹۔ نخبة الفکر فی مصطلح أهل الأثر

۳۰۔ نزهة السامعین فی روایة الصحابة عن التابعین

۳۱۔ نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر

۳۲۔ هدایة الرواة الی تخریج أحادیث المصابیح والمشکاة

۳۳۔ الاعلام بمن ذکر فی البخاری من الأعلام

۳۴۔ تبصیر المنتبه بتحریر المشتبه

۳۵۔ تعجیل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة

۳۶۔ تقریب التهذیب

۳۷۔ تهذیب التهذیب

۳۸۔ لسان المیزان

۳۹۔ نزهة الألباب فی الألقاب

۴۰۔ المجمع المؤسس للمعجم المفهرس

۴۱۔ الاصابة فی تمییز الصحابة

۴۲۔ الاعلام بمن سمی محمدا قبل الاسلام

۴۳۔ الاعلام بمن ولی مصر فی الاسلام

۴۴۔ انباء الغمر بأنباء العمر

۴۵۔ الأنوار بخصائص المختار ﷺ

۴۶۔ الایناس بمناقب العباس

۴۷۔ توالی التأسیس بمعالی ابن ادریس

۴۸۔ الدرر الکامنة فی أعیان المائة الثامنة

۴۹۔ رفع الاصر عن قضاۃ مصر

۵۰۔ الزهر النضر فی نبأ الخضر

۵۱۔ السیرۃ النبویة

۵۲۔ شرح نظم السیرۃ للعراقی

۵۳۔ القصد الأحمد فیمن کنیته أبو الفضل واسمه أحمد

۵۴۔ مختصر المولد النبوی للعراقی

۵۵۔ بلوغ المرام من أدلة الأحکام

۵۶۔ تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب

۵۷۔ شرح مناسك المنهاج للنووی

۵۸۔ عجیب الدهر فی فتاوی شهر

۵۹۔ قوۃ الحجاج فی عموم المغفرۃ للحجاج

۶۰۔ کشف الستر برکعین بعد الوتر

۶۱۔ بذل الماعون بفضل الطاعون

۶۲۔ المجموع العام فی آداب الشراب والطعام ودخول الحمام

۶۳۔ معرفة الخصال الموصلة الی الظلال

۶۴۔ الالهام الصادر عن الانعام الوافر

۶۵۔ الدرر المضیّة من فوائد الاسکندریّة

۶۶۔ الفوائد الجمة فیمن یجدد الدین لهذه الأمة

اولاد:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا فرمایا: صاحبزادے کا نام علامہ ابو المعالی محمد بدر الدین ہے؛ جو ۸۱۵ھ میں پیدا ہوئے، گیارہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کیا، پھر علومِ دینیہ کی تحصیل میں مشغول ہو گئے۔ اپنے والد کے علاوہ شیخ شہاب واسطی، شیخ فخر دندل وغیرہم سے استفادہ کیا۔

اپنے والد کی تالیف نخبة الفکر کی شرح نتیجة النظر فی شرح نخبة الفکر کے نام سے لکھی۔

۸۹۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

درس و تدریس:

علامہ حافظ ابنِ حجر رضی اللہ عنہ اپنے دور کے مرجع العلما تھے۔ آپ کے بحرِ علمی کا چرچا ہر سو پھیل چکا تھا اسی وجہ سے طلبا جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضری دیتے اور علم کی دولت سے مالامال ہوتے۔ آپ نے اپنے زمانے میں کئی علمی مراکز میں دروسِ حدیث دیے خانقاہ بیرسیہ میں آپ نے بیس سال درس دیا۔ اس کے علاوہ شیخونیہ، بدریہ، صالحیہ، فخریہ، نجمیہ، جامع ابن طولان، حسینیہ، جمالیہ میں منصبِ تدریس پر فائز رہے۔

معروف تلامذہ:

علامہ حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی متوفّٰی ۹۰۲ھ
علامہ ابراہیم بن عمر بن حسن شافعی متوفّٰی ۸۸۵ھ
شیخ السلام زکریا بن محمد انصاری متوفّٰی ۹۲۶ھ

امام قطب الدین ابو الخیر محمد بن محمد ابن الخیضری زبیدی متوفّٰی ۸۹۴ھ

علامہ محمد بن محمد ابن فہد مکی متوفّٰی ۸۷۱ھ

محقق علی الاطلاق علامہ امام محمد بن عبد الواحد السیواسی المعروف ابن ہمام حنفی صاحب فتح القدیر متوفّٰی ۸۶۱ھ

امام قاسم بن قطلوبغا حنفی متوفّٰی ۸۷۹ھ

علامہ یوسف بن تغری بردی حنفی متوفّٰی ۸۷۴ھ

صاحب النجوم الزاہرۃ علامہ احمد بن ابراہیم طرابلسی شافعی متوفّٰی ۸۸۴ھ

علامہ ناصر بن احمد مزاری بسکری ابن غزنی متوفّٰی ۸۲۳ھ

علامہ محمد بن محمد ثقفی حلبی المعروف بابن شحنہ متوفّٰی ۸۹۰ھ

علامہ علی بن محمد بن سعید جبرینی طائی المعروف بابن خطیب ناصریہ متوفّٰی ۸۳۴ھ

علامہ محمد بن ناصر الدین ابن غرابیلی متوفّٰی ۸۳۵ھ

علامہ رضوان بن محمد عقبی مصری متوفّٰی ۸۵۲ھ

علامہ تغری برمش جلالی مؤیدی متوفّٰی ۸۵۲ھ

علامہ احمد بن علی کردی قاہری متوفّٰی ۸۱۷ھ

امام سلیمان بن ابراہیم تغری حنفی متوفّٰی ۸۲۵ھ وغیرہم۔

وفات :

آپ کا وصال ۷۹ سال کی عمر میں ذوالحجہ ۸۵۲ھ قاہرہ میں ہوا۔

جب جنازہ تیار ہو چکا تو اس وقت شدید بارش ہوئی اور نمازِ جنازہ میں اتنی بھیڑ تھی کہ لوگوں نے اس سے پہلے نہ دیکھی تھی۔ امام شافعی اور شیخ مسلم سلمی کے مزار کے درمیان مقام قرافہ صغری میں آپ کی تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے مزارِ پرانوار پر رحمتوں کی بارش نازل فرمائے اور ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

آپ کے حالات پر آپ کے تلمیذ ارشد امام حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی متوفّٰی ۹۰۲ھ نے "الجواھر والدرر فی ترجمة شیخ الاسلام ابنِ حجر" تحریر کی جو کہ شیخ ابراہیم باجس عبد المجید کی تحقیق کے ساتھ دار ابن حزم بیروت سے ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء تین جلدوں میں طبع ہوئی۔ مزید حالات

مطبوعه کتب

۱۔ ابن حجر: رفع الاصر عن قضاة مصر 85/1۔

۲۔ تقی الدین محمد بن أحمد بن الفاسی: ذیل التقیید (352/1، ص، الحوت)

۳۔ تقی الدین محمد بن فهد المکی: لحظ الأ لحاظ بذیل طبقات الحفاظ: ۔326

۴۔ ابن تغری بردی: النجوم الزاهرة 17/2، والدلیل الشافعی 64/1۔

۵۔ البقاقی، إبراهيم بن عمر، عنوان الزمان من 20 (مخطوط فی تونس برقم 15059)۔

۶۔ نجم الدين عمر بن فهد المکی: معجم الشيوخ 7۔

۷۔ السخاوی، الجواهرو الدّرر فی ترجمة شيخ الاسلام ابن حجر۔ (مخطوط فی باريس 2105)۔ مخطوط بدار الکتب المصرية رقم 4768 تاريخ) طبع بتحقيق د۔ حامد عبدالمجيد و ع۔ طه الزينی۔ نشر المجلس الأعلی للشؤون الاسلامية۔"القاهرة۔و الضوء اللامع" 36/2۔40۔

۸۔ السيوطی نظم العقيان 45۔53 وحسن المحاضرة 363/1، وذيل طبقات الحفاظ للذهبی 380، وطبقات الحفاظ: 552۔

۹۔ ابن طولون: القلائد الجوهرية 331، 333۔

۱۰۔ ابن الغزی العافری، رضی الدين محمد بن أحمد: بهجة الناظرين إلی تراجم المتأخرين من الشافعية البارعين۔ (مخطوط مصور بمعهد المخطوطات فی القاهرة برقم 95 تاريخ)۔

۱۱۔ ابن العماد: "شذرات الذهب" 270/7۔ 273۔

۱۲۔ الشوکانی: "البدر الطالع" 87/1۔92

۱۳۔ طاش کبری: "مفتاح السعادة" 209/1۔210۔

۱۴۔ الكتاني: "فهرس الفهارس" (ط1): 236۔250، و(ط2): 1/321۔ 337۔

۱۵۔ العشي: فهرس المخطوطات الظاهرية 6/176، 177 ، 182۔183، 196۔ 198، 216، 217، 287۔

۱۶۔ زيادة: المؤرخون في مصر: 17۔ 20۔

۱۷۔ العظم: "عقود الجوهر" 188۔ 194۔

۱۸۔ کتبخانہ عاشر أفندی 19، 39۔

۱۹۔ نور عثمانية كتبخانة 39، 175۔

۲۰۔ کتبخانة ولی الدين 134۔ 137۔

۲۱۔ کتبخانة مرشاہ سلطان 48۔

۲۲۔ الجلى مخطوطات الموصل 47، 54۔

۲۳۔ سيد: فهرس المخطوطات المصورة: 1/45۔

۲۴۔ کتبخان أيا صوفية 41، 42۔

۲۵۔ فهرس مجاميع المدرسة العمرية في دار الكتب الظاهرية بدمشق ص: 57، 58، 148، 260۔

۲۶۔ کتبخانة أسعد أفندی 19، 20۔

۲۷۔ يكى جامع كتبخانة سندہ 42، 43، 44۔

۲۸۔ کتبخانة سليمية 8، 9، 31۔

۲۹۔ فهرس التیموری 344/2۔

۳۰۔ کوبرلی زادہ محمد باشا کتبخانۃ سندہ 16۔ 83۔

۳۱۔ کتبخانۃ سلیم آغا 16۔ 65۔

۳۲۔ دفتر قرۃ مصطفی باشا 42۔

۳۳۔ فهرست الخدیویة 226/1، 227، 231، 232، 252، 277، 374۔ 376، 232/3، 53/5، 54، 60۔

۳۴۔ کتبخانۃ أسعد أفندی 70۔

۳۵۔ کتبخانۃ بشیر آغا 34۔

۳۶۔ حاجی خلیفة: کشف الظنون 7، 8، 12، 21، 24، 28، 58، 60، 69، 76، 106، 162، 170، 167، 235، 245، 254، 301، 305، 375، 400، 418، 420، 547، 600، 608، 705، 838، 877، 909، 919، 930، 1052، 1062، 1097، 1141، 1316، 1317، 1327، 1548، 1604، 1652، 1660، 1684، 1792، 1822، 1830، 1840، 1923، 1936۔

۳۷۔ البغدادی: إیضاح المکنون 1/ 13، 69، 224، 225، 430، 619، 2/ 197، 620، 637، 660۔

۳۸۔ کحالة، معجم المؤلفین 2/ 20۔ 22۔

۳۹۔ الزرکلی، الأعلام 1/ 178۔

۴۰۔ سرکیس، معجم المطبوعات: 81۔

۴۱۔ شاکر محمود عبدالمنعم "ابن حجر العسقلانی ودراسة مصنفاته"۔

۴۲۔ ابن حجر، المجمع المؤسس طبع بتحقیق د۔ یوسف مرعشلی وصدر عن دار المعرفة فی 4 مجلدات عام 1993م۔

۴۳۔ محمد کمال عزالدین: ابن حجر مؤرخاً

۴۴۔ عبدالستار الشیخ: الحافظ ابن حجر العسقلانی أمیر المؤمنین فی الحدیث۔

مجلّات:

۴۵۔ راغب الطباخ: مجلة المجمع العلمی بدمشق 128/16، 129۔

۴۶۔ کورکیس عود: مجلة المجمع لدمشق 372/17۔ 375۔

۴۷۔ لغة العرب 459/7، 460۔

۴۸۔ الآثار 250/3، 352، محمد عبدالغنی حسن: الثقافة بالقاهرة س 14۔

۴۹۔ محمد کرد علی: الرسالة بالقاهرة 7، 534۔

۵۰۔ محمود رزق سلیم 198/16، 200۔

۵۱۔ المقتبس 609/5۔ 628۔

۵۲۔ عواد سومر 239/4، 240۔

۵۳۔ محمد بن عبدالغنی حسن: الثقافة بالقاهرة س 14، ع689،
ص14۔16۔

54. Dr. Slane: catalogue des manuscrits Arabes 1/301, 302, 369, 381, 562.
55. La manuscrits Arabes de L’Escurial 3/85, 76, 93, 109, 126, 127.
56. Ahlwart:… Verzeichniss des Arabichen Hands chriften II: 25, 28, 32, 65, VII: 96, 97, IX: 65, 67, 386, 397 – 401.
57. C. van. Arendonk Encyclopédia de L’Islam II: 402, 403.
58. Brockelmann: G, II: 67 – 70, S, II: 72 – 76.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ از مترجم

امام ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہٗ جنہیں اہل علم امیر المؤمنین فی الحدیث ، حافظ الدنیا، حافظ العصر، حافظ الحدیث کے القابات سے جانتے ہیں ، ان کا یہ رسالہ مبارکہ اپنے موضوع پر ایک اہم اور اس سلسلے پر تیسری تصنیف ہے۔

یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۳۴۳ھ میں مجموعہ رسائل منیریہ میں شیخ محمد منیر دمشقی کے اہتمام سے طبع ہوا جس پر اختصار کرتے ہوئے اسانید کو حذف کر دیا گیا اور اس میں بعض فحش اغلاط بھی تھیں۔

سنہ ۱۳۸۳ھ میں شیخ محمد ریاض مالح کی تحقیق سے دمشق شام سے طبع ہوا پھر ۱۳۹۹ھ میں عبداللہ حجاج کے زیر اہتمام مجموعہ رسائل من ھدی المدرسۃ السلفیۃ میں مجموعہ منیریہ والا نسخہ طبع ہوا پھر ۱۴۰۲ھ میں مکتبہ ترات اسلامی مصر نے بھی مجموعہ منیریہ والا نسخہ ہی حوالہ دیئے بغیر طبع کیا۔

نیز شیخ جاسم فھید دوسری نے اس رسالہ پر تحقیق سرانجام دی جس کی دوسری اشاعت ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء میں دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت سے ہوئی جس کے کل صفحات ۱۳۶ ہیں یہی نسخہ راقم کی نظر میں رہا۔

نیز شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد المصطفیٰ انصاری نے حافظ ابن حجر کے اس رسالہ پر تحقیق کی ۱۴۲۹ھ میں مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ سے ہوئی جس کے کل صفحات ۱۴۰ ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی طرف اس رسالہ کی نسبت

اس رسالہ کی نسبت حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہٗ کی طرف درست ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ نے اپنی دیگر تصانیف میں اس رسالہ کا ذکر فرمایا ہے۔

- الاصابہ ج۲، ۱۰۶ میں حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے حالات میں فرماتے ہیں:

وقد اوردته فی کتب الخصال المکفرۃ الخ۔ یعنی میں نے کتاب الخصال المکفرہ میں اس کو ذکر کیا ہے

- فتح الباری شرح صحیح بخاری ج۴ ص:۱۱۷ لیلۃ القدر میں قیام کرنے کی فضیلت والی حدیث کی شرح میں اس رسالہ کا ذکر فرمایا، نیز فتح الباری ہی میں ج۳، ص:۲۵۲ میں فرماتے ہیں:

وقد ورد فی غفران ما تقدم وما تأخر من الذنوب عدۃ احادیث

جمعتها فیا فی کتاب مفرد یعنی زندگی کے گذشتہ اور آئندہ گناہوں کی معافی کے بارے میں متعدد احادیث مروی ہیں جن کو میں نے اپنے اس موضوع پر لکھی گئی کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

- تہذیب التہذیب ج۴، ص۱۸۷ میں عباد بن عباد مھلبی کے حالت میں علامہ ابن جوزی کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقد تعقبت کلامه فی الخصال المکفرة۔ یعنی میں نے ابن جوزی کے کلام کا الخصال المکفرۃ میں تعقب کیا

- تعجیل المنفعة ج۲، ص۳۸۹ میں یوسف بن ابی ذرۃ کے حالات فرماتے ہیں:

کما بسطته فی کتاب الخصال المکفرة یعنی جیسا کہ میں نے خصال المکفرہ میں اس بارے کلام کیا ہے

- القول المسدد ص۶۳ نیز ۶۵ میں اس رسالہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقد استوعبت طرقه فی الجزء الذی سمیته معرفة الخصال المکفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة۔ یعنی اس حدیث کے طرق کے بارے میں میں نے اپنے رسالہ میں مکمل کلام کیا ہے جس کا نام میں نے معرفة الخصال المکفرة للذنوب المقدمة والمؤخرۃ رکھا ہے۔

- امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الف الحافظ ابن حجر کتابا سماه الخصال المکفرة للذنوب المقدمة

والمؤخرة

یعنی حافظ ابن حجر نے ایک کتاب لکھی جس کا نام الخصال المکفرة للذنوب المقدمۃ والمؤخرة ہے۔(تنویر الحوالک ج۱،ص۱۰۹)

زندگی کے اگلے پچھلے گناہوں سے
معافی کی بشارت سے متعلق رسائل

اس موضوع پر متعدد محدثین نے رسائل تالیف فرمائے

1. امام ابو بکر احمد بن علی بن سعید المروزی متوفّٰی ۲۹۲ھ نے سب سے پہلے اس موضوع کی متفرق احادیث کو جمع فرمایا۔
2. امام عبد العظیم بن عبد القوی منذری متوفّٰی ۶۵۶ھ صاحب الترغیب والترھیب نے اس موضوع پر متفرق احادیث کو جمع فرمایا اور اس کا نام جزء غفران ما تقدم وما تأخر رکھا۔ اس مجموعہ کے طبع ہونے یا اس کے مخطوط ہونے کا علم نہیں ہوسکا مگر اس سالہ کا ذکر متعدد محدثین نے فرمایا ہے۔ شیخ محب الطبری نے غایة الاحکام فی احادیث الاحکام میں حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے اپنے مذکورہ رسالہ کے مقدمہ میں نیز لسان المیزان ج ۱ ص ۱۴۱ میں، امام جلال الدین سیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ نے تنویر الحوالك شرح موطا امام مالك ج ۱ ص:۱۰۹ میں، علامہ سید مرتضیٰ زبیدی حنفی متوفّٰی ۱۱۰۵ھ نے اتحاف السادۃ المتقدمین ج ۳ ص:۴۸۲ میں حاجی

خلیفہ نے کشف الظنون ج ۱ ص:۵۸۹ میں کیا ہے۔

3. امام قاضی محمد بن عبد الدائم بن سلامۃ الشہیر بابن بنت المیلق متوفّٰی ۷۹۷ھ نے اس موضوع پر ایک رسالہ تالیف فرمایا جس کا نام انہوں نے الوجوہ المسفرۃ عن تیسیر اسباب المغفرۃ رکھا جس کے طبع یا اس کے مخطوط ہونے کا علم نہیں ہو سکا مگر شیخ ابن علان الفتوحات الربانیۃ ج ۱ ص:۳۰۰ میں حاجی خلیفہ نے کشف الظنون ج ۲ ص:۲۰۰۰ میں شیخ اسماعیل بغدادی نے ہدیۃ العارفین ج ۱ ص:۱۷۶ میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

4. شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی متوفّٰی ۸۵۲ھ نے اس موضوع پر رسالہ لکھا معرفۃ الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

5. علامہ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن ابو بکر بن خضر بن موسیٰ الصفدی الناصری الدیری متوفّٰی ۸۶۲ سنہ نے علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی (متوفّٰی ۸۵۲ھ) کے رسالہ معرفۃ الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ کو ترتیب دیا نیز احادیث کا اضافہ تحریر فرمایا، جس کا مخطوط سعود یونیورسٹی ریاض کے شعبۂ مخطوطات میں موجود ہے اور مخطوط کا نمبر ۸۲۹ ہے۔ نیز ڈاکٹر جمیل عبد اللہ عویضۃ نے اس پر

تحقیق کر کے ۱۴۳۰ھ /۲۰۰۹ء میں طبع کرایا۔ یاد رہے کہ یہی علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر ناصری ابن دیری نے اپنے صاحبزادے احمد کے ہمراہ علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہٗ کے سامنے اس رسالے کی قراءت کی۔ اس کے بعد علامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے ان کو اجازت بھی عطا فرمائی، جس کا ذکر اس معرفة الخصال المکفرة کے آخر میں موجود ہے۔

6. علامہ شیخ محمد بن علی قابونی متوفّٰی ۸۵۸ ھ نے اس موضوع پر رسالہ تالیف فرمایااس رسالہ کانام بشارة المحبوب بتکفیر الذنوب ہے جو ۶۸ صفحات پر ہے۔ علامہ قابونی کا یہ رسالہ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان سے بھی طبع ہوا جس کی پہلی اشاعت شیخ ابو عمر عمروالحسینی بن عمر بن عبدالرحیم کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء میں ہوئی۔

7. امام حافظ وجیہہ الدین عبدالرحمن بن خلیل بن سلامۃ اذرعی قابونی دمشقی متوفّٰی ۸۶۹ نے بشارة المحبوب بتکفیر الذنوب کے نام سے کتاب لکھی اس رسالہ پر محدث مغرب علامہ عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری مغربی متوفّٰی ۱۴۱۳ھ نے تعلیقات وحواشی تحریر فرمائے جس کے متعدد ایڈیشن مکتبہ خانجی قاھرہ، مکتبۃ القاھرہ، قاھرہ، المکتبۃ السعدیہ سے طبع ہوئی جس کے کُل صفحات ۱۵۴ ہیں دار الآفاق

العربیہ قاہرہ مصر سے ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء میں ایمن عبد الجبار البحیری کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوا اس کے کل صفحات تقریباً ۲۵۰ ہیں۔

نیز شیخ عبد المنعم فرید نے بھی اس پر تحقیق پر جو مؤسسۃ الکتب الثقافۃ سے شائع ہوئی ہوا اور شیخ مجدی السید ابراہیم نے بھی اس رسالہ پر تحقیق سرانجام دی جو مکتبۃ القرآن قاہرہ سے شائع ہوا۔

8. علامہ امام ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن محمود بن بدر شامی ناجی متوفّٰی ۹۰۰ھ نے اس موضوع پر الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی جس کا مخطوط جامعۃ الازہر قاہرہ مصر کے شعبہ مخطوطات میں موجود ہے اور اس مخطوط کا نمبر ۳۰۷۲۱۵ ہے اور دوسرا مخطوط سعود یونیورسٹی ریاض کے شعبہ مخطوطات میں موجود ہے اور اس کا مخطوط نمبر ۱۶۷۹/ ۲ ہے جبکہ اسلامک یونیورسٹی غزہ فلسطین کے کلیہ اصول الدین کے ڈاکٹر جابر زاید سمیری اور شیخ حسن نصر بظاظو نے اس پر تحقیق کی اور اسلامک یونیورسٹی غزہ کے مجلہ شمارہ نمبر ۱۷ جنوری ۲۰۰۹ کے صفحہ ۸۹ تا ۲۲۳ تک طبع ہو چکا ہے۔

9. امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ متوفّٰی ۹۱۱ھ نے تنویر الحوالك شرح موطا امام مالك ج ا ص:۱۰۹ میں ان احادیث کا خلاصہ درج

فرمایا پھر ان خصائل پر ایک نظم بھی تحریر فرمائی جس کا ذکر آپ نے اپنی اسی تالیف تنویر الحوالك میں فرمایا۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ تقریباً اس موضوع پر احادیث نقل فرمانے کے بعد فرماتے ہیں وقد تلخص من ھذہ الاحادیث ستة عشر خصلة وقد نظمتها فی ابیات الخ یعنی ان احادیث مبارکہ سے سولہ خصلتیں معلوم ہوئیں جسے ان اشعار میں پرو دیا ہے (5)

امام سیوطی علیہ الرحمۃ کے اشعار یہ ہیں:

قد جاء من الهادی وهو خیر نبی　　اخبار مسانید قد رویت بایصال

فی فضل خصال غافرات ذنوب　　ما قدم واخر للممات بافضال

حج وضو قیام لیلة قدر　　واسهر وصم له وقوف عرفة اقبال

آمین وقاری الحشر ثم من قاد　　اعمی وشهید اذالمؤذن قد قال

سعی لاخ والضحی وعند لباس　　حمد ومجی من ایلیاء باهلال

فی الجمعة یقرأنوافلا و صفاح　　مع ذکر صلاة علی النبی مع الآل(6)

10. امام علی بن عبداللہ بن احمد نور الدین سمہودی صاحب "وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ﷺ" متوفّٰی ۹۱۱ھ نے اس موضوع پر

5　تنویر الحوالک ج ا ص:۱۱۰

6　تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک ج ا ص:۱۱۰،۱۱۱، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت

"المقالات المسفرۃ عن دلائل المغفرۃ" تالیف فرمائی جس پر جزائر کے شیخ بن یطو عبدالرحمٰن نے تحقیق کی اور مجلہ آفاق الثقافۃ والتراث متحدہ عرب امارات کے شمارہ نمبر ۵۴ جمادی الاخری ۱۴۲۷ھ کے صفحہ ۱۶۹ سے ۲۰۷ میں طبع ہوا جب کہ شیخ محمد شائب شریف نے بھی اس پر تحقیق سرانجام دی جو مکتبہ دارابن حزم بیروت سے ۲۰۰۷ء میں طبع ہوا جس کے کُل صفحات ۱۴۵ ہیں۔

11. علامہ امام ابو عبداللہ محمد بن عمر بن مبارک بن عبداللہ بن علی الحمیری الحضرمی الشافعی المعروف بجرق متوفّٰی ۹۳۰ھ نے اس موضوع پر ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام آپ نے النبذۃ المختصرۃ فی معرفۃ الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ رکھا غالباً یہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ کی تالیف معرفۃ الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ کی تلخیص ہے اس رسالہ کا ذکر اسماعیل پاشا بغدادی نے اپنی کتاب ایضاح المکنون ج ۲ ص: ۶۱۸ پر کیا ہے نیز شیخ محمد عبدالقادر بامطرف نے الجامع ج ۴ صفحہ ۴۰۳/۴۰۴ منشورات وزارۃ الثقافۃ والاعلام الجمهوریۃ العراقیۃ ۱۹۸۱ء میں خیر الدین زرکلی نے

الاعلام ج٦ صفحہ ۳۱۵ طبع دار الحاوی بیروت ۱۹۹۸ء میں کیا ہے۔

12. علامہ شیخ عبدالرحمن بن علی بن محمد الشیبانی الزبیدی الشافعی المعروف بابن الدیبع الشیبانی متوفّٰی ۹۴۴ھ نے اس موضوع پر ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام انہوں نے مکفرات الذنوب و موجبات الجنۃ رکھا جس میں انہوں نے گذشتہ و آئندہ زندگی کے گناہوں کی معافی پر احادیث نقل فرمائی ہیں یہ رسالہ دار بوسلامۃ تونس سے ۱۹۸۳ھ میں طبع ہوا جب کہ شیخ طالب عواد کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ ابن قیم دمشق شام سے طبع ہوا جس کے کل صفحات ۶۴ ہیں۔ نیز اس رسالہ پر عبدالقادر الارناؤط نیز عبدالقادر احمد عطا نے بھی تحقیق سر انجام دی ہے۔

13. علامہ شیخ محمد بن محمد بن عبدالرحمن المعروف الحطاب الرُّعینی متوفّٰی ۹۵۴ھ نے اس موضوع پر تفریج القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تأخر من الذنوب تحریر فرمائی جو شیخ راشد بن عبداللہ الغفیلی تحقیق کے ساتھ ۲۰۰۹ء میں دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت لبنان سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے کل صفحات ۱۲۰ ہیں اس رسالہ کا ذکر محدث مغرب علامہ عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری

علیہ الرحمۃ نے تمام المنۃ ببیان الخصال الموجبۃ للجنۃ ص۹۰ پر فرمایا ہے۔

14. علامہ شیخ شمس الدین محمد بن احمد خطیب شربینی متوفّٰی ۹۷۷ھ نے الخصال المکفرۃ للذنوب کے نام سے کتاب تالیف فرمائی جس میں انہوں نے آئندہ و گذشتہ گناہوں کی معافی سے متعلق بھی احادیث درج فرمائیں ہیں اس کتاب کی تحقیق شیخ حسام الدین بن موسیٰ محمد بن عفانۃ نے کی ہے۔ اس کی پہلی اشاعت القدس فلسطین سے ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء میں ہوئی اس کے کل صفحات ۱۱۰ ہیں۔

15. علامہ شیخ احمد بابا سودانی متوفّٰی ۱۰۳۶ھ کی اس باب میں ایک تالیف موجود ہے جس کا نام انہوں نے "تنویر القلوب بتکفیر الاعمال الصالحات للذنوب" رکھا۔

16. علامہ شیخ محمد المیہی الاحمدی الشافعی متوفّٰی ۱۲۰۴ھ نے اس موضوع پر ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام نزھۃ الابصار والقلوب بشرح مکفرات المتقدم والمتاخر من الذنوب رکھا اس کتاب اب تک طبع ہونے کی اطلاع نہیں مصنف نے یہ رسالہ ۱۲۰۱ھ میں تحریر فرمایا اس کا مخطوط سعود یونیورسٹی ریاض سعودی

عرب کے شعبہ مخطوطات میں ہے اور مخطوط نمبر ۲۳۶۸ ہے۔ اور حوالہ نمبر ۲۱۸/ن م ہے۔

17. علامہ شیخ محمد المیھی الشافعی متوفّٰی ۱۲۰۴ھ کے والد ماجد نے ایک منظوم کتاب تصنیف کی جس کا نام انہوں نے مکفرات الذنوب رکھا اس کتاب کی شرح ان کے صاحبزادے علامہ شیخ محمد المیھی نے نزھۃ الابصار والقلوب بشرح مکفرات المتقدم والمتأخر من الذنوب کے نام سے تصنیف فرمائی۔

18. علامہ شیخ ابو محمد عبد اللہ بن محمد البیتوشی الکردی متوفّٰی ۱۲۲۱ھ نے اس موضوع پر ایک منظوم کتاب لکھی جس کا نام انہوں نے المکفرات رکھا۔

19. علامہ ابو محمد عبد اللہ بن محمد البیتوشی الکردی متوفّٰی ۱۲۲۱ھ نے ہی اپنی منظوم تالیف المکفرات کی شرح نثر کی صورت میں تحریر فرمائی جس کا نام المبشرات رکھا اس میں زیادہ تر استفادہ تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تاخر من الذنوب مؤلفہ امام محمد بن محمد حطاب رعینی متوفّٰی ۹۵۴ھ نیز معرفۃ الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ مولفہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ متوفّٰی ۸۵۲ھ سے کیا گیا۔ یہ دونوں تالیفات

المبشرات فی شرح منظومة المکفرات کے نام سے حمدی عبدالمجید سلفی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء میں مکتبہ دارالنوادر الکویت، سے شائع ہوئیں جس کے کل صفحات ۶۳ ہیں۔

20. علامہ امام طیب بن عبدالمجید بن کیران فاسی مالکی متوفّٰی ۱۲۲۷ھ نے امام جلال الملۃ والدین سیوطی رضی اللہ عنہ کی طرح وہ احادیث جن میں زندگی کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کی بشارت ہے ان کو ایک نظم میں پرو دیا۔

21. علامہ شیخ سید عبداللہ بن الحاج ابراہیم الشنقیطی متوفّٰی ۱۲۳۰ھ نے اپنے منظوم رسالہ پر شرح لکھی یہ دونوں رسالہ ایک ساتھ الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمة والمتاخرۃ کے نام سے شائع ہوئے۔ اس رسالہ کی موجودہ اشاعت پر ناشر کا نام موجود نہیں ہے۔

22. علامہ شیخ عبدالحمید قدس بن محمد علی بن عبدالقادر مکی شافعی متوفّٰی ۱۳۳۵ھ صاحب کتاب الذخائر القدسیة فی زیارۃ خیر البریة ﷺ نے اس باب میں ایک کتاب کا اضافہ فرمایا جس کا نام انہوں نے ضیاء الشمس الضاحیة علی الحسنات الماحیة

للذنوب المتقدمة والاتیة رکھا۔ جو الدار المحمدیہ للطباعة والنشر سے ۱۹۰۴ء میں طبع ہوا اور ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

23. محدث مغرب امام محمد بن جعفر کتانی متوفّٰی ۱۳۴۵ھ نے اس موضوع پر ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام آپ نے شفاء الاسقام والا لام بما یکفر ما تقدم وما تاخر من الذنوب والآثام رکھا اس رسالہ کی پہلی اشاعت المطبعة الحسينية مصر سے ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء میں ہوئی۔ ۴۶ صفحات پر مشتمل اس رسالہ کے ساتھ امام محمد بن جعفر کتانی متوفّٰی ۱۳۴۵ھ کا ہی دوسرا اہم رسالہ بلوغ القصد والمرام ببیان ماتنفر منه الملائکة الکرام بھی طبع ہوا ہے جس کے کل صفحات ۵۲ ہیں۔ اس رسالہ کی بھی دوسری اشاعت کا علم نہیں ہے۔ محدث مغرب علامہ عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری متوفّٰی ۱۴۱۳ھ نے اپنی کتاب تمام المنة ببیان الخصال الموجبة للجنة صفحہ ۹۰ پر اشارۃً اس رسالہ کا ذکر کیا ہے۔

24. علامہ قاضی احمد الرھونی متوفّٰی ۱۳۷۳ھ تلمیذ رشید امام محمد بن جعفر کتانی متوفّٰی ۱۳۴۵ھ نے اپنے شیخ امام محمد بن جعفر کتانی کی کتاب

شفاء الاسقام والآلام بما یکفر ما تقدم وما تاخر من الذنوب والآثام کی تلخیص کی ہے۔

25. محدث مغرب علامہ حافظ احمد بن محمد بن صدیق غماری المتوفی ۱۳۸۰ھ نے اس موضوع پر کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام انہوں نے تنویر الابصار والبصائر بتکفیر ما تقدم وما تاخر من الکبائر والصغائر رکھا اس رسالہ کے طبع ہونے کا علم نہیں مصنف کے چھوٹے بھائی اور شاگرد علامہ ابو الفضل عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری متوفی ۱۴۱۳ھ نے اپنی کتاب تمام المنة ببیان الخصاله الموجبة للجنة صفحہ ۹۰ میں اشارۃً اس رسالہ کا ذکر کیا ہے۔

26. محدث مغرب علامہ حافظ احمد بن محمد بن صدیق غماری متوفّٰی ۱۳۸۰ھ نے ہی اس موضوع پر ایک رسالہ اور بھی تصنیف کیا جس کا نام تنویر الحلبوب فی مکفرات الذنوب ہے جو دراصل شفاء الاسقام مصنفہ علامہ محمد بن جعفر کتانی کو فقہی ابواب کی ترتیب پر کیا گیا ہے۔

27. محدث مغرب علامہ عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری متوفّٰی ۱۴۱۳ھ نے امام وجیہ الدین عبدالرحمٰن بن خلیل بن سلامۃ اذرعی قابونی متوفّٰی ۸۶۹ھ کے رسالہ بشارۃ المحبوب بتکفیر الذنوب پر

تعلیقات وحاشیہ تحریر کیا ہے جو مکتبۃ القاھرہ مصر سے طبع ہوا جو ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے، محدث مغرب علامہ عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری متوفی ۱۴۱۳ھ اپنی تالیف تمام المنه ببیان الخصال الموجبة للجنة صفحہ ۹۰ میں فرماتے ہیں وتالیف القابونی مطبوع بتعلیقاتی علیہ یعنی قابونی کی تالیف میری تعلیقات کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

28. احقر کے جد امجد شیخ الحدیث والتفسیر بیہقی وقت علامہ مفتی منظور احمد فیضی علیہ الرحمة متوفّٰی ۱۴۲۷ھ نے اپنی تالیف کتاب الدعوات والاذکار من کلام اللہ الغفار وحبیبه سید الابرار وسائر الاخیار میں اس موضوع پر احادیث کو نقل فرمایا۔ کتاب الدعوات والاذکار کی اشاعت رحیم یار خان سے ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء میں جبکہ دوسری اشاعت تخریج اور تحقیق کے ساتھ ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء میں انجمن ضیاء طیبہ کراچی کے زیر اہتمام ہوئی۔

29. علامہ شیخ جلول بن محمد الجزیری التونسی نے اس موضوع پر ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ہے ادخال السرور والآمال المکفرات

الذنوب بالتوبۃ والذکر وصالح الاعمال یہ کتاب طبعۃ تونس قرطاج سے ۱۹۸۳ء میں طبع ہوئی جس کے کُل صفحات ۲۴۱ ہیں۔

30. علامہ شیخ حسین اسعد مصری استنکولی نے اس موضوع پر ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام انہوں نے ”تفریح القلوب بتکفیر الذنوب“ رکھا، جس کا مخطوط المکتبۃ الازھریۃ القاھرۃ مصر میں محفوظ ہے۔ جس کا مخطوط نمبر ۴۳۰۲۵۱ (۱۴۲۳) ہے، کل صفحات ۴۰ ہیں۔

31. محدث مغرب علامہ سید ابو الفتوح عبد اللہ بن عبد القادر تلیدی حفظہ اللہ نے اس موضوع پر ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام انہوں نے ”کتاب نزل الابرار بتکفیر ما تقدم من الذنوب وما تأخر“ رکھا، جس کے کل صفحات ۱۳۸ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ از مصنف

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کا بخشنے والا ہے، جو سخت سے سخت تکالیف کو دور فرمانے والا ہے، اس کے دستِ قدرت میں ہر شی کی بادشاہت ہے، جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور وہی اختیار فرماتا ہے؛ اور اسی کا حکم ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا؛ وہی بادشاہ ہے اور بخشنے والا؛ میں اسی کی حمد کرتا ہوں کہ اسی کے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں ایمان کی رسی کو تھامے ہوئے

اور میں اسی کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اسی کے شکر میں احسان کی زیادتی ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے؛ کوئی اس کا شریک نہیں اس کی بادشاہت میں اور کوئی کام کی تدبیر کرنے والا نہیں جس پر آسمان کا مدار اور جس پر آسمان چلتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے مقدس

بندے اور اس کے برگزیدہ رسول ہیں اس نے لوگوں کی طرف ہدایت دینے والا کامل برکت والی رحمت بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ پر درود و سلام بھیجے اور آپ کی آل اور اصحاب پر جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اور دینِ اسلام کی مدد کی اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر نازل فرمایا اس کی اتباع کی اور نصرت و حمیت کے ساتھ ان کی تعظیم و توقیر کی اور ان پر جنہوں نے احسان کے ساتھ ان کی اتباع کی۔

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (الحشر: ۵۹، ۱۰) (7)

اور ہمیشہ ان پر صلوٰۃ و سلام ہو جب تک فرقدان ستارے دن رات میں چکر لگاتے رہیں۔

پس جن احادیثِ نبویہ کو میں نے کثیر کتب میں تلاش کر کے جمع کیا ان میں بعض غریب ہیں اور بعض مشہور اور تمام کی تمام خاص ایک معنٰی کے تحت داخل ہیں اور وہ ایسا عمل جس کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک سے زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہونے کا وعدہ وارد ہے۔

اور اس رسالہ کی تدوین کا سبب سائل کا جواب بنا جو اس بارے توجہ کرنے کا سبب ہے اور تحقیق میں نے وہ احادیث جو اس بات سے تعلق رکھتی ہیں ان کو ابواب کے ساتھ ترتیب دیا ہے تا کہ اس کے طلب گار پڑھنے والے پر اس کا

---

[7] (ترجمۂ کنزالایمان) اور وہ جو ان کے بعد آئے، عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

تلاش کرنا اور پڑھنا آسان ہو جائے اور میں نے اس کا نام رکھا "معرفة الخصال المکفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة"

ان مذکورہ احادیثِ مبارکہ کی ابتداء میں، میں نے اس حدیث کی نسبت کہ اس کو کس نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے بارے میں جو حکم اس کی صحت و غیر صحت سے متعلق ہے وہ بھی لکھ دیا ہے۔

پھر میں نے سوچا کہ میں ایک فصل بیان کر دوں جو اس کے وقوع ہونے کے جواز میں ائمہ کے کلام پر مشتمل ہو۔

بے شک ائمہ نے کلام کیا ہے حضور نبی کریم ﷺ کے قولِ مبارک کے بارے میں جو آپ نے اہلِ بدر کے بارے میں فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ اطّلع علیھم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم (8)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر ظاہر فرما دیا پس فرمایا عمل کرو جو چاہو پس میں نے تمہاری مغفرت فرما دی۔

اور حدیثِ مشہور جو صحیحین میں ہے، جسے ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہٗ نے حاطب بن ابی بلتعہ کے قصہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے روایت کیا ہے (9)

ہم اس تخریج کو طول نہیں دیتے، لیکن یہ لفظ

---

8 اخرجہ أحمد (٢٩٥/٢-٢٩٦) وابن أبي شيبة (١٢/١٥٥ و ١٤/٣٨٥) و أبو داؤد (٣٦٥٤) والحاكم (٤/٧٧-٧٨) المصنف لابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ٣٧٨٨٤، ج ٢٠ ص ٣٣٩۔
طبع دار القبلة، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ٤٦٥٦، ج ٤، ص ٣٤٤، طبع دار الکتاب العربی بیروت؛ مسند احمد رقم الحدیث: ٧٩٤٠، ج ٣، ص ٣٢٢؛ طبع مؤسسة الرسالة بیروت الطبعة الثانیة، ١٤٢٩ / ٢٠٠٨۔

9 صحیح البخاری (٧/٣٠٤، ٣٠٥) صحیح مسلم (٤/ ١٩٤٢)

لعل اللہ اطلع(10) ......الخ

یعنی ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمادیا... الخ

اور اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے اسنادِ حسن کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت کیا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے: ''اِعۡمَلُوۡا'' میں جو حکم ہے یہ اکرام و تکریم کے لیے ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ بدری صحابی جو عمل کرے اس کے عمل پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سچا وعدہ فرمالیا ہے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ بے شک ان کے اعمال سیئہ جو کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی معاف فرما دیے ہیں گویا کہ وہ واقع ہی نہیں ہوئے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ بے شک یہ لفظ اس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے کہ اصحاب بدر اعمال سیئہ سے محفوظ ہیں؛ ان میں سے کسی بھی صحابی سے برا عمل واقع نہیں ہوگا۔

اور اس معنیٰ کی تائید میں یہ حدیث بھی داخل ہے جس کو امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس میں ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہ مٹا دیتا ہے: ایک گذرا ہوا سال اور دوسرا آنے والا سال۔

پس اگرچہ یہ ایک سال (یعنی آئندہ سال) کے ساتھ مقید ہے، لیکن اس

---

10 صحیح بخاری رقم الحدیث: ۳۰۰۷، ۳۹۸۳، ۴۲۷۴، ۴۸۹۰، ۶۲۵۹، ج ۴ ص ۶۰، ج ۵ ص ۷۷؛ ج ۸ ص ۵۸؛ طبع دار طوق النجاۃ صحیح مسلم رقم الحدیث ۶۵۵۷، ج ۷ ص ۱۶۷، طبع دار الجلیل بیروت دار الافاق الجدیدہ بیروت سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۲۶۵۲ ج ۳ ص ۱، طبع وزارۃ الاوقاف المصریۃ۔

بات پر دلالت کرتی ہے کہ گناہ واقع ہونے سے قبل ہی معاف ہو جاتے ہیں۔ پس یہ حدیث اس بات کے صحیح ہونے کے شواہد میں سے ہے اور اس معنیٰ کی تائید میں یہ حدیث بھی داخل ہے جس کو ابنِ حبان نے صحیح میں اپنی سند کے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور نبیِّ کریم ﷺ کو خوش مزاج دیکھا تو عرض کی: یا رسول اللہ! ادعُ لی۔ فقال: اللھم اغفر لعائشۃ ما تقدّم من ذنبہا وما تأخر، وما أسرت وما أعلنت۔۔۔۔ (11)

یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پچھلے اور آئندہ، چھپے اور اعلانیہ سب ذنب معاف فرما......

اور امام ابن ابی شیبہ مصنّف میں اپنی سند کے ساتھ حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا:

غفر اللہ لک ما قدمت وما اخّرت وما اسررت وما اعلنت
وما اخفیت وما ابدیت وما ھو کائن الی یوم القیامۃ (12)

---

11 صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۱۱۱، ج۱۶، ص۴۷، طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۵۳۳۷، ج۹، ص۳۹۱، طبع دار لفکر بیروت۔

12 مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث ۳۲۷۲۲، ج۱۷، ص۹۱، طبع دار القبلۃ، کنز العمال ج۱۳، ص۵۷، طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت

اللہ تعالیٰ نے تمہارے پچھلے اور آئندہ، قیامت تک چھپے اور اعلانیہ، خفیہ اور ظاہر تمام ذنب معاف فرمادیئے ۔(13)

اور یہ حدیث مرسل، قوی ہے۔

اور اس حدیث کی شاہد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔(14)

اور دوسری حدیث ابو سعید ہے جو مِسْعرَ نے عَطیہ سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید سے روایت کی ہے اور اس کو امام ابنِ عساکر نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں روایت کی ہے۔ (15)

پس حضور نبیِ معصوم ﷺ کی یہ دعا جو آپ نے اپنی امّت کے بعض افراد کے لیے مانگی اس طرح کے واقعات کے جواز و صواب پر دلالت کرتی ہے اور وہ حدیث جو حضرت عبّاس بن مِرْداس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ کہ بے شک حضور نبیِّ کریم ﷺ نے مقام عرفہ پر اپنے رب عزوجل سے امّت کی

---

13 مسند احمد ج ۵، ۶۹۶ تا ۶۹۷؛ ۳۰۴ تا ۳۰۷؛ ۳۱۱ و صحیح مسلم ج ۲، ص ۸۱۸ تا ۸۱۹؛ سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۲۴۲۵؛ جامع ترمذی رقم الحدیث؛ ۷۴۹، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۷۳۰ سنن بیہقی ج ۴، ص ۲۸۲ تا ۲۸۳، شرح السنۃ ۲۸۳؛ للبغوی ج ۶، ص ۳۴۲ تا ۳۴۳؛ صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۲۰۹۹، ج ۳ ص ۲۹۱ طبع المکتب الاسلامی بیروت، سنن نسائی کبیری رقم الحدیث: ۸۶۴۲، ج ۳، ص ۲۸۳ طبع مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ حیدر آباد دکن، معجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث: ۴۸۷۴، ج ۵، ص ۱۳۳، طبع دارالحرمین قاہرۃ مصر، معجم الصغیر للطبرانی رقم الحدیث: ۷۱۸، ج ۲، ص ۲۸، طبع المکتب الاسلامی بیروت مصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث: ۹۸۰۶، ج ۶ ص ۳۱۹ طبع دار لقبلۃ

14 حلیۃ لابی نعیم (۱/۵۹) ابن عساکر (۵۷/۳۹) جامع الاحادیث رقم الحدیث: ۴۸۷۰، ج ۶ ص ۱۳۴، کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۴۸۶، ج ۱۱، ص ۵۹۴ طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت۔

15 البدایۃ النہایۃ ج ۷، ص ۲۳۸۔

مغفرت کے لیے دعا کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کا استثنا فرما کر دعا کو شرفِ قبولیت بخشا پھر صبحِ مزدلفہ میں مطلقاً دعا کو قبول فرمالیا۔ (16)

اور جب یہ بات جان لی گئی کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى

(طٰهٰ: ۶/۲۰)

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ ان کے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے۔ (کنز الایمان)

تو اس کو کوئی منع نہیں کر سکتا کہ جس شخص کو جو عطا فرمائے۔

اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے اور بعض لوگوں سے سال کی بعض راتوں میں زیادہ عمل واقع ہوتا ہے جو وہ عام دنوں میں کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اس رات (لیلۃ القدر) میں عبادت کرنا تیس ہزار گنا سے بھی افضل ہوا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(پ۲۷، الحدید: ۲۱/۵۷)

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(کنز الایمان)

---

16 سنن کبری بیہقی، رقم الحدیث: ۹۷۵۳، ج۵، ص ۱۱۸، طبع حیدرآباد دکن، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۶۲۰۸، ج ۲۶، ص ۱۳۶، طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت، مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۱۵۷۸، ج۳، ص ۱۴۹، طبع دار المامون دمشق الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی، ج۳، ص ۳۷۳، رقم الحدیث: ۴۹۳۔

طہارت کا بیان

❁ وضو کی فضیلت

وضو کی فضیلت

امام ابو بکر بن ابی شیبہ نے مصنّف اور مسند میں فرمایا ہمیں حدیث بیان کی خالد بن مخلد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی اسحاق بن حازم نے انہوں نے کہا میں نے محمد بن کعب قُرَظی سے حدیث سنی انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی حُمران بن ابان جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سردیوں کی ٹھنڈی رات میں وضو کے لیے پانی طلب فرمایا اور آپ کا اس وقت نماز کے لیے جانے کا ارادہ تھا پس میں ان کی خدمت میں پانی لے کر حاضر ہوا تو آپ نے بار بار اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پانی ڈالا تو میں نے عرض کی: آپ کو کافی ہے؛ آپ نے وضو مکمل کر لیا ہے اور بہت سرد

رات ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صُبَّ! فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول:"لا یُسبغُ عبدٌ الوضوءَ الا غُفِرلہ ما تقدّم من ذنبہ وما تأخر" (1)

پانی ڈالو پس بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب کوئی مسلمان اچھے طریقے سے مکمل وضو کرتا ہے تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اسی طرح روایت کیا ہے امام ابن ابی شیبہ نے اپنی دونوں مذکورہ کتابوں میں اور امام ابو بکر احمد بن علی بن سعید مروزی (جو کہ امام نسائی کے استاذ ہیں) نے مسند عثمان میں امام ابو بکر ابن ابی شیبہ سے اس سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور امام ابو بکر بن ابی شیبہ اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد نہیں بلکہ ان کی اتباع میں ایک جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے جن میں محمد بن سعید بن یزید بن ابراہیم تستری بھی شامل ہیں اس حدیث کو امام ابو بکر بزّار نے اپنی مسند میں

---

1 مسند البزار رقم الحدیث: ۴۲۲، ج ۲، ص ۷۵ طبع مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ الاحاد المثانی رقم الحدیث: ۱۵۰، ج ۱، ص ۱۰۰، طبع دار الرایۃ الریاض مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۲۱۶ ج ۱، ص ۵۴۲، طبع دار الفکر بیروت کنز العمال رقم الحدیث ۲۶۰۵۸، ج ۹ ص ۲۹۱ طبع موسسۃ الرسالۃ بیروت جامع الاحادیث: ۱۷۸۲۸، ج ۱۷ ص ۱۶۲

(1) محمد بن سعید بن یزید بن ابراہیم تستری سے روایت کی ہے اور انہوں نے خالد بن مخلد سے امام بزار نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد لکھا ہم نہیں جانتے کہ محمد بن کعب قرظی نے حمران سے اس حدیث کے علاوہ بھی کوئی حدیث روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں اس بارے میں اصل حدیث جو وضو کی فضیلت میں وہ حمران عن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے ہے اور صحیحین میں متعدد طرق سے مختلف الفاظ کے ساتھ حمران سے مروی ہے اور اس حدیث میں وما تأخر کے الفاظ کی زیادتی نہیں ہے۔

اور امام مسلم نے زید بن اسلم عن حمران کے طریق سے ان الفاظ سے یہ حدیث روایت کی ہے: جس مسلمان نے اس طرح وضو کیا اس کی زندگی کے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے۔ (2)

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ بن عبدالرحمٰن عن حُمران کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی لایا تو انہوں نے اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے اس طرح

---

1 مسند البزار رقم الحدیث: ۴۲۲، ج۲ ص ۷۵، طبع مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ۔

2 صحیح مسلم رقم الحدیث: ۵۶۶، ج۱، ص ۱۴۲ طبع دار الجیل بیروت۔

وضو کیا، پھر مسجد آکر دو رکعت ادا کیں، پھر بیٹھ گیا؛اس کی زندگی کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے (1)

امام بخاری اور امام مسلم کی روایت مختلف الفاظ کے ساتھ ہے اور ان میں وما تأخر کے الفاظ نہیں ہیں۔

اور محمد بن کعب قرظی کی صحیحین میں احادیث موجود ہیں، مگر ان میں حمران سے روایت کردہ کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

اور حمران تابعی ہیں اور اہلِ مدینہ میں سے ہیں پھر حضرت عثمان کی خلافت میں بصرہ چلے گئے اور بقیہ زندگی وہیں گزاری، یہاں تک کہ وہیں وصال فرمایااور بنی مروان کی حکومت میں معظّم ومکرّم تھے۔

اور محمد بن کعب کا حمران سے حدیث سننا ممکن ہے،اس وجہ سے کہ یہ تابعی ہیں اور انہوں نے حمران کے اکابر یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تابعین کا زمانہ پایاہے۔جب کہ محمد بن کعب سے روایت کرنے والوں میں اسحاق بن حازم مدنی بھی ہیں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقہ کہاہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اپنی جلالت کے باوجود ان سے حدیث بیان کی۔ابوداؤد نے کہالا بأس بہ اور ابو

1 صحیح البخاری رقم الحدیث: ٦٤٣٣، ج٨، ص٩٦ طبع دار طوق النجاۃ

الفتح ازدی نے ان کو ضعفا میں ذکر کیا ہے زکریا ساجی کے اس قول کی وجہ سے کہ وہ قدری تھے۔ میں کہتا ہوں یہ صدوق ہیں ان میں جرح کی کوئی وجہ نہیں۔

خالد بن مخلد کوفی ہیں اور ان کی اکثر روایات اہلِ مدینہ سے ہیں اور یہ امام بخاری کے شیوخ سے ہیں اور امام مسلم نے بھی ان سے ایک واسطے سے حدیث روایت کی ہے۔

اور تحقیق امام عجلی اور صالح جزرۃ اور ابو داؤد وغیر ھم نے ان کو ثقہ کہا ہے اور امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان کی حدیث لکھی جاتی ہے اور اس کے ساتھ استدلال نہیں کیا جاتا، گویا کہ یہ ان کے قول کی وجہ سے ہے کہ بے شک وہ تشیّع کی جانب مائل ہو گئے تھے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان کی کچھ مناکیر ہیں۔ میں کہتا ہوں ابو احمد بن عدی نے الکامل میں جمع کیا ہے اور ان میں یہ حدیث نہیں ہے۔[1]

1 علامہ امام ابو عبداللہ محمد بن محمد حطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ کے استاذ علامہ محدث عبدالرحمٰن بن خلیل قابونی اذرعی اپنی کتاب بشارۃ المحبوب بتکفرِ الذنوب میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد حسن ہیں۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تاخیر من الذنوب ص ۴۸، ۴۷ مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ بیروت)

نماز
کا بیان

- ❁ اذان کا جواب دینا
- ❁ صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت
- ❁ نماز میں آمین کہنے کی فضیلت
- ❁ نماز چاشت کے فضائل
- ❁ نمازِ جمعہ کے بعد قرأت کرنے کے فضائل
- ❁ سنن ظہر کی فضیلت
- ❁ بعدِ زوال نوافل کی فضیلت
- ❁ سنت عصر کی فضیلت
- ❁ رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنے کی فضیلت

اذان کا جواب دینا

ابو عوانہ اسفرائینی نے اپنی ''مستخرج صحیح علی مسلم'' میں اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من سمع المؤذن فقال: وفی روایة محمد بن عامر: من قال حین یسمع المؤذن۔ أشهد أن لا اله الا الله۔ قال: أشهد أن لا اله الا الله، رضیتُ بالله رباً، وبالاسلام دیناً، وبمحمد نبیاً۔ وفی روایة محمد بن عامر: رسولاً۔ غُفِرله ما تقدّم من ذنبه وما تأخر۔

''جس نے مؤذن کی آواز سنی اور کہا اور محمد بن عامر کی روایت میں ہے، جس نے مؤذن کو أشهد أن لا اله الا الله کہتے سنا اور اس کے جواب میں کہا:

أَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَا اللّٰهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

اور محمد بن عامر کی روایت میں (نَبِيًّا کی جگہ) رسولاً کا لفظ ہے؛

اس کی زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔"

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

ایک شخص نے عرض کی یا سعد بن ابی وقاص (اے سعد بن ابی وقاص!) رضی اللہ عنہٗ اور محمد بن عامر کی روایت میں ہے یا سعد (اے سعد) کیا زندگی کے اگلے پچھلے گناہ؟ تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اسی طرح سنا ہے۔" (1)

اور شعیب بن لیث کی روایت میں ہے

جس شخص نے موذن کی آواز سن کر کہا أنا اشهد اور باقی اسی روایت کی مثل ہے۔

اور یہ حدیث امام مسلم نے قتیبہ اور محمد بن رمح سے روایت کی ہے اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے قتیبہ سے اور ابن ماجہ نے محمد بن رُمح سے روایت کی ہے اور قتیبہ اور محمد بن رمح دونوں نے لیث سے روایت کی ہے اور ان کی روایت میں وما

1 مستخرج ابو عوانہ رقم الحدیث: ۷۶۲، ج۱، ص ۳۴۰۔

تأخر کے الفاظ نہیں ہیں اور نہ اس روایت کے آخر میں سوال مذکور ہے۔ (1)

اور اسی طرح اس کو روایت کیا امام احمد نے قتیبہ اور یونس بن محمد سے اور یہ دونوں لیث سے روایت کرتے ہیں۔ (2)

اور اسی طرح اس کو روایت کیا احمد بن ابراہیم دَورقی نے مسند سعد میں: انہوں نے شبابہ سے، شبابہ نے لیث سے روایت کی ہے اور اس حدیث کے آخر یہ الفاظ ہیں غفرت لہ ذنوبہ اس کے گناہ معاف ہو گئے۔ (3)

اور اس حدیث کو سعید بن عُفیر نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا، انہوں نے عبید اللہ بن مغیرہ سے، انہوں نے حکیم بن عبد اللہ سے روایت کیا لیکن اس میں وما تأخّر کے الفاظ نہیں۔

اور ابو حاتم رازی نے علل میں ابراہم بن سعید جوہری سے، انہوں نے سعد بن عبد الحمید بن جعفر سے، انہوں نے فُلیح بن سلیمان سے، انہوں نے حنین بن ابی حکیم سے، انہوں نے حُکیم بن عبد اللہ بن قیس سے اس کی مثل روایت کی ہے؛

---

1 صحیح مسلم رقم الحدیث: ۷۸۸، ج۲، ص۲ طبع دار الجلیل بیروت، سنن نسائی رقم الحدیث: ۶۷۹، ج۲، ص ۲۶، طبع مکتب المطبوعات الاسلامیۃ؛ سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۵۲۵، ج۱، ص۲۰۷، طبع دار الکتاب العربی بیروت؛ جامع ترمذی رقم الحدیث: ۲۱۰، ج۱، ص ۴۱۱ طبع دار الحیار التراث العربی بیروت؛ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۷۲۱، ج۱، ص۲۳۸ طبع دار الفکر بیروت۔

2 مسند احمد ج۱، ص۱۸۱۔

3 مسند سعد رقم الحدیث: ۱۷۔

لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بجائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن ابی حاتم نے کہا میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا لیث ثقہ ہیں اور عبیداللہ بن مغیرہ اہلِ مصر سے ہیں اور ان دونوں کی روایت زیادہ مشابہ ہے۔ انتہی۔ (1)

ابو بکر بن ابی شیبہ کی روایت میں ہے(2) کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے غفرت لہ ذنوبہ فرمایا تو ایک شخص نے سوال کیا ما تقدم من ذنوبہ وما تأخر کیا اگلے اور پچھلے تمام گناہ؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے“؛ لہٰذا واضح ہو گیا کہ ما تأخر کا ذکر سائل نے کیا جبکہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نفی فرمادی۔ واللہ اعلم[3]

---

1 علل الحدیث ج ۱، ص ۱۶۳۔

2 مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۰، ص ۲۲۶ تا ۲۲۷

3 امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ، فرماتے ہیں: ”وما تأخر“ کے الفاظ کی زیادتی کے ضعیف ہونے کا سبب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان الفاظ کی نفی فرمانا ہے۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۵۰، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت

امام ابو داؤد ، عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم نیشاپوری سے اور وہ موسیٰ بن عبدالعزیز سے اور وہ حکم بن اَبان سے اور وہ عِکرمہ سے اور عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

یا عبّاس! یا عمّاه! أَلا أعطيك؟ ألا أمنحك؟ ألا أحبوك؟ ألا افعل بك عشرَ خِصال، اذا أنت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك، أوله و آخره، قديمه و حديثه، خطأه و عمده، صغيره و كبيره، سره و علانيته، عشرَ خصالٍ: أن تصلى أربع ركعات، تقرأ فى كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة، فاذا فرغت من

القراءۃ فی أول رکعۃ و أنت قائم قلتَ: (سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہُ الا اللہ، واللہ اکبر) خمسَ عشرۃَ مرۃً، ثم ترکع فتقولھا وأنت راکع عشراً، ثم ترفع رأسك من الرکوع فتقولھا عشراً، ثم تھوی ساجداً فتقولھا و أنت ساجداً عشراً، ثم ترفع رأسك من السجود فتقولھا عشراً، ثم تسجد فتقولھا عشراً، ثم ترفع رأسك فتقولھا عشراً، فذلك خمس و سبعون فی کل رکعۃ، تفعل ذلك فی اربع رکعات۔ انِ استطعت أن تصلیھا فی کل یومٍ مرۃً فافعل، فان لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شھر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ، فان لم تفعل ففی عُمُرِكَ مرۃ۔ (1)

اے چچا! اے عباس! کیا میں تمہیں عطا نہ کروں؟ کیا میں تمہیں تحفہ نہ دوں؟ کیا میں تم سے محبت نہ کروں؟ کیا میں تمہیں دس ایسی باتیں نہ بتاؤں کہ جب تم ان پر عمل کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے اور پچھلے نئے اور پرانے خطاءاور عمداً چھوٹے اور بڑے اعلانیہ اور چھپے سب گناہ معاف فرمادے گا۔ وہ دس باتیں یہ ہیں تم چار رکعات اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت کے بعد پندرہ 15 مرتبہ کھڑے ہو کر

سُبۡحَانَ اللہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکۡبَرۡ

---

1 سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۱۲۹۹، ج۱، ص ۴۹۹ طبع وزارۃ الاوقاف؛ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۳۸۷، ج۱، ص ۴۴۳ المصریۃ طبع دارالفکر بیروت

کہو، پھر رکوع کرواور رکوع میں دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھو، پھر رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ پڑھو، پھر تم سجدہ کرواور سجدہ میں دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدے سے اٹھ کردس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ میں دس مرتبہ پڑھو، پھراٹھ کردس مرتبہ پڑھوتو یہ ہر رکعت میں 75 تسبیحات ہوئیں۔اس طرح تم چار رکعات ادا کرو۔اگر روزانہ ایک مرتبہ پڑھ سکو تو روزانہ ادا کرو، ورنہ ہر جمعہ کو ایک مرتبہ، ورنہ مہینے میں ایک مرتبہ، ورنہ سال میں ایک مرتبہ؛اگر یہ بھی نہ کر سکو تو عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینا۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

امام ابو داؤد نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور امام ترمذی نے وفی الباب۔۔۔ کہہ کراس کی طرف اشارہ کیاہے۔(1)

اورابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کوذکر کیانیزابن خزیمہ نے کہاصلوۃ التسبیح کے باب میں اگرچہ یہ حدیث صحیح ہے مگراس کی سند کے بارے میرے دل میں تذبذب ہے۔ (2)

سند دوم:

ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم نے،ان کو موسیٰ بن

---

1 جامع ترمذی ج ۲، ص ۳۴۸۔

2 صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۲۱۶، ج ۲، ص ۲۲۳، طبع المکتب الاسلامی بیروت۔

عبدالعزیزابو شعیب عدی نے اور یہ وہی ہیں جن کالقب القنباری مشہور ہے۔ میں نے ان سے سنا(انہوں نے کہا کہ میری اصل فارسی ہے)ان کو حکم بن ابان نے، ان کو حضرت عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کیاہے۔

ابنِ خزیمہ نے کہااس کو روایت کیاابراہیم بن حکم بن ابان نے اپنے باپ سے اور وہ حضرت عکرمہ سے مرسلاًروایت کرتے ہیں،انہوں نے اپنے الفاظ میں عن ابن عباس نہیں کہا(ابنِ خزیمہ) ہمیں حدیث بیان کی محمد بن رافع نے،ان کو ابراہیم نے اس سند کے ساتھ۔

میں کہتاہوں: ابراہیم راوی کے بارے میں کلام ہےاور موسیٰ بن عبدالعزیز زیادہ ثقہ ہے اور اس سند کے رجال میں کوئی حرج نہیں ہے؛حضرت عکرمہ سے امام بخاری نے دلیل اخذ کی ہے اور حکم بن ابان ''صدوق'' ہے اور موسیٰ بن عبدالعزیز کے بارے میں یحییٰ بن معین نے کہا: ''لَا اَرٰی بِهٖ بَأْسًا''میں اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا،نسائی نے اسی طرح کہاہے،ابن مدینی نے کہایہ ضعیف ہے۔

پس یہ اسناد حسن کی شرط پرہے کہ اس کے شواہداس کو تقویت دیتے ہیں۔

اورابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کرکے براکیا۔[1] انہوں

---

1 امام جلال الملۃ والدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ فرماتے ہیں: جن ائمہ نے اس حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیاان میں سے امام ابن مندہ انہوں نے اس بارے میں تالیف فرمائی اور آجرس اور خطیب اورابوسعد،سمعانی، ابو =

نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم کے اِسناد سے وارد کیا ہے اور کہا کہ موسیٰ بن عبدالعزیز مجہول ہے، لیکن ان کا یہ قول درست نہیں، اس وجہ سے کہ جس کو امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے ثقہ قرار دیا ہو تو ان کے بعد کسی کا اس کو مجہول قرار دینا ضرر نہیں دے گا۔

اس حدیث کا شاہد:

امام دار قطنی نے ''افراد'' میں ابو رجاء خراسانی کے طریق سے صدقہ سے اور وہ عروہ بن رُوَیم سے اور وہ ابن دیلمی سے اور وہ حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''کیا میں تجھے ہبہ نہ کروں؟ کیا میں تجھے عطا نہ کروں؟''

اور امام ترمذی اور امام ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابو رافع کے طریق سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (1)

= موسیٰ مدینی ابوالحسن بن فضل، منذری، ابن صلاح اور امام نودی اور ان کے علاوہ دیگر ائمہ شامل ہیں نیز دیلمی نے مسند الفردوس میں لکھا کہ اس کی سند اصح ہے۔ (النکلت البدیعات علی الموضوعات، ص۹۷، ۹۸ مطبوعہ دار مکۃ المکرمۃ منصورہ مصر)

1 ترمذی (۴۸۲) ۔ابن ماجہ (۱۳۸۶)۔

علامہ محمد بن حطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں ابو رافع کی حدیث جو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی اس کے ضعف میں کوئی شک نہیں نیز امام نووی، ابن عربی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو رافع ضعیف ہے۔ امام دار قطنی نے فرمایا کہ فضائل سور میں اصح سورۂ اخلاص کی فضیلت ہے اور نوافل میں اصح صلوٰۃ التسبیح =

اور امام ابو داؤد نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے ایسی سند سے کہ جس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس حدیث کے موقوف یا مرفوع ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ (1)

اور امام ابو داؤد نے یہ حدیث عروہ بن رُوَیم کے طریق سے بھی اپنی کتاب میں وارد کی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی انصاری نے کہ بے شک حضور نبیِّ کریم ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے فرمایا پھر اس کی طرح ذکر کیا۔ (2)

اور امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے اور ان میں قوی ترین سند حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کی ہے، جو میں نے پہلے ذکر کر دی ہے۔ (3)

= کی فضیلت ہے اور ہمارے مشائخ کی ایک جماعت بغوی، رویانی وغیرہ نے اس کی مستحب ہونے کا قول کیا ہے۔ اور رویانی نے فرمایا کہ صلوۃ التسبیح مرغوب اور مستحب ہے اس سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اور یہی قول امام عبداللہ بن مبارک و دیگر علما و ائمہ کا ہے۔ نیز امام سبکی فرماتے ہیں صلوۃ التسبیح کی حدیث کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا اور اس کا پڑھنا مستحب ہے اور امام قاضی عیاض مالکی نے بھی اسے مستحب کہا، اور امام عبداللہ بن مبارک صلوۃ التسبیح پر ہمیشہ مواظبت فرماتے تھے۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تاخر من الذنوب، ص ۶۰، ۶۱، ۶۳، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)۔

1 ابوداود (۱۲۹۸)۔

2 ترمذی، رقم الحدیث ۴۸۲۔ ابوداؤد، رقم الحدیث: ۱۳۸۶۔

3 ابوداؤد، رقم الحدیث ۱۲۹۹۔

امام احمد نے علل الخلّال میں فرمایا صلاۃ التسبیح کے بارے میں میرے نزدیک کوئی چیز درست نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ نفیِ صحت سے ضعف کا ثبوت لازم نہیں آتا چوں کہ ان دونوں کے درمیان حسن کا واسطہ ہے، اور امام احمد سے جب یہ کہا گیا کہ مستمر ریّان نے اسے روایت کیا ہے تو انہوں نے کہا وہ ثقہ شیخ ہیں اور گویا کہ انہوں نے اس کو پسند فرمایا۔

اور ان کی روایت میں ہے: یعنی جس شخص نے اس کو پڑھا اس کے اگلے اور پچھلے، چھپے اور اعلانیہ سب گناہ معاف ہو گئے۔

دوسری سند:

امام طبرانی نے اوسط میں عبد القدوس بن حبیب کے طریق سے امام مجاہد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: "اے لڑکے! کیا میں تجھے نہ سکھاؤں؟..." پھر باقی حدیث اس طرح ذکر کی اور اس کے آخر میں ایک طویل دعا بھی موجود ہے اور اس حدیث میں ہے:

> کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام صغیرہ اور کبیرہ، پرانے اور نئے، چھپے اور اعلانیہ، عمداً و سہواً گناہ معاف فرمائے گا۔ (1)

اور اس حدیث کے راویوں میں عبد القدوس متروک ہے۔

اور امام طبرانی نے دوسرے طریق سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ: غفرلہ کل ذنب کان اوھو کائن ''اس شخص کے تمام گناہ جو ہو گئے یا ہوں گے سب معاف ہو گئے'' کے ساتھ روایت کیا ہے۔(2)

اور اس سند میں یحییٰ بن عقبہ بن ابو العیزار ہے جو کہ متروک ہیں۔

---

1 حلیۃ ابو نعیم، ج ۱، ص ۲۵۔ مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۲۸۲۔

2 الترغیب والترھیب للمنذری ج ۱، ص ۴۷۱۔

نماز میں آمین کہنے کی فضیلت

امام ابنِ وھب مصنّف میں بحر بن نصر سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی مالک بن انس اور یونس بن یزید نے ابن شہاب سے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی سعید بن مسیب نے اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضور نبیِّ کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اذا أمَّنَ الامام فَأَمِّنُوْا فان الملائکۃ تؤمن فمن وافق تأمین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر

جب امام (نماز میں ولا الضالین کے بعد) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ بے شک فرشتے بھی آمین کہتے ہیں؛ پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو گی

اس کی زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اسی طرح ہم نے مجلس ثانی میں امالی ابو عبداللہ جُرجانی سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی بحر بن نصر نے انہوں نے کہا قریٔ علی عبداللہ بن وھب... عبداللہ بن وھب پہ قراءت کی گئی ...الخ... اور یہ حدیث امام مسلم اور امام ابنِ ماجہ نے ابنِ وھب کی حدیث یونس سے روایت کی ہے اور اس حدیث میں "وما تأخر" کے الفاظ نہیں ہیں اور بحر بن نصر بن سابق خولانی مصری ثقات میں سے ہیں۔

اور امام مسلم کی روایت کردہ حدیث یہ ہے تو انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی حرمہ بن یحیٰی نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابن وھب نے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی یونس نے، وہ ابنِ شہاب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا مجھے ابنِ مسیّب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ بے شک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور نبیِّ کریم ﷺ سے سنا مالک کی حدیث کی مثل۔ (1)

اور امام مسلم حدیثِ مالک کو یحیٰی بن یحیٰی سے وہ مالک سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

---

1 صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب التسمیع والتحمید والتامین، رقم الحدیث ۴۱۰۔

جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو؛ پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گی اس کی زندگی کے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔(1)

ابنِ شہاب نے کہا حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آمین فرماتے تھے۔

اور امام ابن ماجہ کی روایت کردہ حدیث یہ ہے تو انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی بکر بن خلف اور جمیل بن حسن نے اور دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبدالاعلیٰ نے، ان کو معمَر نے اور احمد بن عمرو بن سَرْح مصری اور ہاشم بن قاسم حرّانی نے، ان کو عبداللہ بن وہب نے، وہ یونس سے، یہ دونوں زہری سے، وہ سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور یہ دونوں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

> جب قراءت کرنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو؛ پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گی تو اس کی زندگی کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

اور تحقیق اس سے یہ بات جان لی گئی کہ مسلم اور ابنِ ماجہ کی روایات میں ابنِ وہب کے الفاظ میں سیاق و سباق نہیں، اس لیے کہ ابنِ ماجہ نے ابنِ وہب اور معمر کی روایات کو جمع کر دیا ہے۔ اور امام مسلم نے یونس کی روایت کو امام مالک کی

1 صحیح مسلم، ج ۱، ص ۳۰۷۔

2 سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب الجہر بآمین رقم الحدیث: ۸۵۲

روایت کی طرف لوٹادیا۔

لیکن ابنِ خزیمہ نے صحیح میں یونس بن عبدالاعلیٰ سے، وہ ابنِ وہب سے روایت کرتے ہیں جس میں وما تأخر کے الفاظ نہیں ہیں(1)۔

تو اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ بحر بن نصر "وما تأخّر" کے لفظ کی زیادتی میں اکیلے ہیں، پھر میں نے یہ حدیث امام ابن جارود کی منتقی میں پائی اور یہ حدیث ابن جارود نے اپنی سند کے ساتھ بحر بن نصر سے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں وما تأخر کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (2)

اور امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ ابو یونس (جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں) اور اعرج اور ھمام بن مُنَبِّہ اور ابو صالح سملن سے روایت کی ہے؛ یہ تمام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں وما تأخر کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ (3)

اور اس حدیث کا متابع جو ابو فروہ محمد بن یزید بن سنان کے طریق سے روایت کیا گیا وہ اپنے والد سے، وہ عثمان بن ساج اور ولید بن ساج، وہ سہیل بن ابو صالح سے، وہ اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

---

1 صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۵۶۹۔۵۷۰)

2 منتقی لابن جارود رقم الحدیث: ۳۲۲

3 صحیح مسلم(۱/ ۳۰۷)۔

کرتے ہیں بحر بن نصر کی روایت کی طرح ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔[1]

1 امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ، فرماتے ہیں: حافظ ابن حجر نے فرمایا اس حدیث کو مسلم و ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا لیکن ان میں "وما تأخر" کے الفاظ نہیں تو پتہ چلا کہ بحر بن نصر راوی ان الفاظ کی زیادتی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اور بحر بن نصر ثقہ راوی میں سے ہیں (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۵۲، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

نماز چاشت کے فضائل

آدم بن ابوایاس نے کتاب الثواب میں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خلیل بن عبداللہ خُشَنی نے، ان کو عبداللہ بن مروان نے وہ نِعمہ سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم سے روایت کرتے ہیں؛

انہوں نے فرمایا کہ حضور نبیِّ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: من صلی سُبحة الضحی رکعتین ایمانًا و احتسابًا کتب الله له بها مائتی حسنة، ومحا عنه مائتی سیّئة، ورفع له مائتی درجة، وغُفِرت له ذنوبه کُلُّها ما تقدّم منها وما تأخر الا القِصاص۔

جس شخص نے ایمان کی حالت میں طالبِ ثواب ہو کر نمازِ چاشت کی دو رکعتیں ادا کیں، تو اللہ تعالیٰ اس سبب سے اس کے نامۂ اعمال میں

دو سو نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے نامۂ اعمال سے دو سو گناہ مٹا دے گا اور اس کے دو سو درجے بلند فرمادے گا اور اس کی زندگی کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا، قصاص کے علاوہ۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اس حدیث کی سند ضعیف ہے خلیل بن عبداللہ ونعمہ اور اس کے والد مجہول ہیں اور ابن عدی اور ابنِ حبان نے عبداللہ بن مروان کو ضعیف قرار دیا ہے۔(1)

---

1 امام ابو عبداللہ محمد بن محمد حطاب مالکی متوفی ۹۵۴ھ ہجری فرماتے ہیں: حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا مگر میں کہتا ہوں اس حدیث کی اصل جو ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز چاشت پر مداومت کی اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔
جامع ترمذی رقم الحدیث: ۴۷۶، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۱۳۸۲۔(تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وماتأخر من الذنوب، ص ۵۳، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

سات سات مرتبہ سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ الناس پڑھی تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے اور اس شخص کو تمام مسلمانوں کی تعداد کے برابر اجر دیا جائے گا۔(1)

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اوراسی طرح اس حدیث کو ابواسعد قُشیری نے الاربعین میں ابو عبدالرحمٰن سُلَمِی سے روایت کیا ہے۔

اور اس کی سند میں شدید ضعف ہے؛ امام حاکم نے حسین بن داؤد بلخی کے بارے میں کہا ہے کہ اس کی روایات بکثرت منکر ہیں اور انہوں نے ایسے لوگوں سے روایت کی کہ جن سے ان کا سننا ممکن نہ تھا۔

اور خطیب نے کہا حسین بن داؤد نے یزید بن ہارون سے احادیث بیان کیں اوران میں سے اکثر موضوع تھیں۔

اور ابنِ ابی شیبہ نے مصنّف میں جعفر بن عون سے، وہ ابوالعُمَیس سے، وہ عون سے، انہوں نے کہا کہ حضرت اسما بنتِ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

جس شخص نے نمازِ جمعہ کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ

---

1 کتاب الاربعین من اربعین عن اربعین ص ۱۲۱

نمازِ جمعہ کے بعد قرأت کرنے کے فضائل

ابو عبد الرحمٰن سُلَمی فرماتے ہیں: ہمیں خبر دی ابو جعفر محمد بن احمد سعید رازی نے، ان کو ابو علی حسین بن داؤد بلخی نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو حُمید نے، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبیِّ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قرأ اذا سلَّم الامامُ يوم الجمعة قبلَ ان يثني رجله: فاتحة الكتاب و﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ و﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ﴾ و ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ سبعاً سبعاً، غُفِر له ما تقدّم من ذنبه وما تأخر، وأُعطي من الأجرِ بعدد كلِّ منۡ آمن بالله واليوم الآخر

جب امام نمازِ جمعہ سے سلام پھیرے تو اسی حالت پر بیٹھے بیٹھے جس شخص نے

الناس کی تلاوت کی تووہ شخص اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک محفوظ رہے گا۔(1)

اور ابو عبید نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے یزید سے، وہ حجاج بن ارطاۃ سے وہ عون سے اس حدیث کی مثل، اور انہوں نے سورۂ فاتحہ کا ذکر نہیں کیا اور کہا حفظ او کفی من مجلسه ذلك الی مثله یعنی وہ محفوظ ہو جائے گا یا اس کو کافی ہو گا اس مجلس سے دوسری مجلس تک۔ (2)

---

1 المصنّف لابن ابی شیبۃ (۲/ ۱۵۹)

2 فضائل القرآن ابن ضریس رقم الحدیث: ۲۹۰۔

امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: ابن حبیب متوفّٰی ۲۳۹ھ نے "الواضحہ فی السنن والفقہ" میں فرمایا: مجھے مقری نے حدیث بیان کی ان کو ابن انعم اور مسعودی نے وہ دونوں عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام نمازِ جمعہ سے سلام پھیرے تو اسی حالت پر بیٹھے بیٹھے جس شخص نے سات سات مرتبہ: سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ الناس پڑھی تو اس شخص کی دین و دنیا اور اس کے اہل اور اولاد دوسرے جمعہ تک محفوظ رہیں گے۔(تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۵۶، ۵۵، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

سنن ظہر کی فضیلت

امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن ابو بکر المعروف بابنِ الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، جنہوں نے حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں اپنے صاحبزادے کے ہمراہ مذکورہ رسالہ کی قرأت کی اور حافظ ابن حجر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو جمیع مرویات کی اجازت مرحمت فرمائی جس کا ذکر مذکورہ رسالہ کے آخر میں ہے، شیخ محمد بن ابو بکر دیری نے رسالۂ مذکورہ کی تلخیص کی جو شیخ جمیل عویضہ کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوا جس میں شیخ محمد بن ابو بکر دیری فرماتے ہیں: میں نے شیخ عبد اللہ یونانی سے ایسے اعمال کے متعلق چند روایات یاد کیں جن کے کرنے سے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہونے کی بشارت ہے۔ =

. . . .

. . . .

= حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صلّٰی قبل الظهر أربعا، وبعدها أربعا إلاّ حرّمه الله على النار، وغفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر یعنی جو شخص ظہر سے پہلے اور ظہر (فرض) کے بعد چار چار رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادے گا، اور اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔ (اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص ۲۵)

بعدِ زوال نوافل کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صلّٰی بعد الزوال أربعا يُحسِن قراءتهن وركوعهن وسجودهن، صلّٰی معه سبعون ألف ملك، يستغفرون له حتى الليل، وغفر له ما تقدم وما تأخّر یعنی جس شخص نے زوال کے بعد چار رکعات اس طرح ادا کیں کہ قرأت، رکوع اور سجود عمدہ طریقے سے ادا کیے، اس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جو رات تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص ۲۵)

سنت عصر کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صلّٰی قبل العصر أربعا غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر یعنی جس شخص نے نمازِ عصر سے پہلے چار رکعات ادا کیں، اللہ تعالیٰ اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص ۲۵) =

. . . .

= رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنے کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''إذا قال العبد فی رکوعه سبحان ربی العظیم مرة أعتق الله تعالی ثُلُثه من النار، فإن قال مرتین فثلثاه، وإنْ قال ثلاثاً فکلّه، فیقوم من صلاته وقد غُفِر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر'' یعنی جب بندہ رکوع میں ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کا ایک تہائی حصہ جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے، اگر دو مرتبہ کہتا ہے تو اس کے جسم کا دو تہائی حصہ جہنم کی آگ سے آزاد فرما دیتا ہے، اور اگر تین مرتبہ کہتا ہے تو اس کا پورا جسم جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے، پس جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس بندے کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

یہ حدیث امام عبدالرحمٰن سلمی نے حقائق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

(اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، ص۲۶)

روزہ کا بیان

- قیامِ رمضان اور روزۂ رمضان کی فضیلت
- روزۂ رمضان کی فضیلت
- لیلۃ القدر میں قیام کرنے کے بارے میں
- یومِ عرفہ کے روزے کے فضائل

قیامِ رمضان اور روزۂ رمضان کی فضیلت

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنی مسند میں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عثمان بن عمر نے، ان کو مالک نے، وہ زہری سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمیں رمضان میں قیام کرنے (نوافل پڑھنے) کا حکم دیتے تھے اور اس حکم میں عزیمت نہیں ہوتی تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے تھے:

من قَامَ رمضانَ ایمانًا واحتسابًا غُفِرله ما تقدّم من ذنبه وما تأخر۔ (1)

1 مسند امام احمد، ج ۱، ص ۵۲۹، رقم الحدیث: ۷۱۷۰، ۷۲۸۰۔

جس شخص نے رمضان میں بحالتِ ایمان طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا تو
اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اسی طرح امام احمد نے مسند میں روایت کیااور محمد بن یحییٰ ذُہلی اور محمد بن مسلمہ بن ولید دونوں نے عثمان بن عمر سے روایت کیا ہے؛ اس میں ''وما تأخر'' کے الفاظ نہیں ہیں، اور اسی طرح ابنِ خزیمہ نے اپنی صحیح میں (1) حدیث بیان کی عمرو بن علی فلاس سے وہ عثمان بن عمر سے روایت کرتے ہیں اور اس میں بھی ''وما تأخر'' کے الفاظ نہیں ہیں(2)۔

اسی طرح ابنِ ناجیہ نے عمرو سے روایت کیا ہے اور تحقیق مالک سے بھی روایت کیا گیا ہے یحییٰ بن بکیر کی سند کے ساتھ ابو عوانہ نے اپنے طریق سے اس کو روایت کیا ہے اور عبدالرزاق نے اپنی مصنّف میں (3) معمر کی حدیث کے ساتھ اس کو بھی روایت کیا ہے۔

اور دار قطنی نے ''غرائب مالک'' میں معن بن عیسیٰ عن مالک کے طریق سے اس کو روایت کیا ہے۔

---

1 صحیح ابن خزیمۃ، رقم الحدیث: ۲۲۰۲۔

2 مصنف عبدالرزاق، ج۴، ص۲۵۸۔

3 مصنف عبدالرزاق (۴/۲۸۵)۔

اور محفوظ نے امام مالک سے ،انہوں نے زہری سے، انہوں نے حُمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

اسی طرح مسلم نے کہا ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا میں نے امام مالک کے سامنے یہ حدیث پڑھی، وہ ابنِ شہاب سے، وہ حُمید بن عبدالرحمٰن سے، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبیِّ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله تقدم من ذنبه (1)

جس شخص نے رمضان میں بحالتِ ایمان اور طالب ثواب ہو کر قیام کیا تو اس کی زندگی کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اور اسی طرح ابنِ خزیمہ نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے یہ حدیث روایت کی اور موٴطات میں بھی اسی طرح ہے، مگر یحییٰ بن یحییٰ لیثی کے نسخے سے یہ ساقط ہو گیا۔ (2)

اور عبداللہ بن وہب نے مالک سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے ابو سلمہ اور حمید بن عبدالرحمٰن کی روایات کو جمع کر دیا ہے۔

یہ حدیث ابنِ خزیمہ نے اپنی صحیح میں ربیع بن سلیمان سے، وہ مالک سے، وہ

---

1 صحیح مسلم، ج۱، ص ۵۲۳، رقم الحدیث ۷۶۰، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

2 صحیح ابن خزیمۃ، رقم الحدیث ۲۲۰۳ ۔

زہری سے اور زہری ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور حمید بن عبد الرحمٰن دونوں سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

اور اسی طرح اس حدیث کو امام دار قطنی نے ”غرائب مالک“ میں احمد بن عبد الرحمٰن بن وہب عن عمّہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

اور اسی طرح جُوَیریہ بن اسما نے مالک سے، وہ زہری سے اور انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

اور ابو عوانہ، دار قطنی وغیرہما نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مالک کی روایت عن الزھری عن ابی سلمۃ مرسلاً ہے اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں اور اسی طرح مؤطا میں امام مالک کی روایت عن الزھری عن حمید عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ موصولاً ہے۔(1)

اور تحقیق میں نے اپنی کتاب مدرج(2) میں اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔[3]

---

1 موطا امام مالک (۱/ ۱۱۳، ۱۱۴)۔

2 حافظ ابنِ حجر عسقلانی کی کتاب، جس کا نام تقریب المنہج بترتیب المدرج اور امام سیوطی نے اس کی المَدرج الی المُدرج کے نام سے تلخیص بھی کی ہے۔

3 امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفیٰ ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: امام ابن جماعہ تونسی مالکی متوفیٰ ۷۱۲ھ نے اپنی کتاب فرض العین میں ”وماتأخر“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔(تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وماتأخر من الذنوب، ص ۷۰، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

روزۂ رمضان کی فضیلت

امام احمد نے فرمایا: ہمیں حدیث بیان کی عفّان نے ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو محمد بن عمرو نے، وہ ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

من صامَ رمضانَ اِیمانًا واحتسابًا غُفِرله ما تقدّم من ذنبه وما تأخر (1)

جس شخص نے بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر رمضان کا روزہ رکھا تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

1 مسند احمد (۲/ ۳۸۵)

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اور تحقیق یہ حدیث ترمذی نے عَبدُہ بن سلیمان و عبدالرحمٰن اَلمحاربی کلاہما عن محمد بن عمرو کے طریق سے روایت کی ہے جس میں وما تأخر کے الفاظ نہیں ہیں۔(1)

طریقِ دوم :

امام نسائی نے سننِ کبریٰ میں فرماتے ہیں: ہمیں قُتَیبہ بن سعید اور محمد بن عبداللہ بن یزید دونوں نے خبر دی، ان دونوں کو سفیان نے کہا، وہ زہری سے، وہ ابو سلمہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر رمضان میں قیام کیا اور قُتَیبہ کی روایت میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں قیام کیا تو اس کی زندگی کے گذشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے اور جس شخص نے بحالت ایمان اور طالب ثواب ہو کر لیلۃ القدر میں قیام کیا تو اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کردیئے

---

1 جامع ترمذی (رقم الحدیث: ٦٨٣)

جائیں گے اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔(1)

اسی طرح امام نسائی نے قتیبہ سے روایت کیا ہے۔اور حامد بن یحییٰ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

قاسم بن اصبغ نے اپنی مصنّف میں کہا: محمد بن وضّاح نے ہمیں حدیث بیان کی،ان کو حامد بن یحییٰ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

اعتراض:

اور ابنِ عبدالبر نے ''تمہید''میں فرماتے ہیں: (2) ہمیں عبدالوارث بن سفیان نے حدیث بیان کی،ان کو قاسم نے، پھر اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا اسی طرح حامد بن یحییٰ نے اس کو روایت کیا ہے؛پس اس میں انہوں نے غلطی کی ہے؛ اس لیے کہ انہوں نے ''قامہ'' کہا اور انہوں نے ''صامہ''نہیں کہا اور انہوں نے ''وما تأخر'' کے الفاظ کی زیادتی کی ہے اور یہ زیادتی درست نہیں ہے۔

جواب:

میں کہتا ہوں ابنِ عبدالبر کا حامد بن یحییٰ پر غلطی کو محمول کرنا درست نہیں؛ وہ اس روایت کو لینے میں منفرد نہیں ہیں، جیسا کہ آپ دیکھیں گے اور تحقیق محمد

1 تحفۃ الاشراف،ج۱۱،ص۲۶تا۲۷۔

2 التمہید(۷/ ۱۰۵)۔

بن عبداللہ بن یزید مقری نے (جو کہ امام نسائی کے شیخ ہیں) "قام" اور "صام" کے قول کو جمع کر دیا ہے اور قتیبہ نے اس کی موافقت کی ہے اور اس میں "وما تأخر" کے الفاظ کی زیادتی کی ہے، تو یہ بات ثابت ہوئی کہ قتیبہ اور حامد کی روایات ایک جیسی ہیں؛ پس میں نہیں جانتا کہ ابنِ عبدالبر اس بات سے کیسے غافل ہو گئے۔

متابع حدیث:

اور تحقیق ان دونوں کی طرح ہشام بن عمار اور یوسف بن یعقوب نَجاحی نزیلِ مکہ اور حسین بن حسن مروزی نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

ہشام بن عمار کی حدیث:

اسی طرح "فوائد" جزء ۱۲ میں ہم نے روایت کیا جس میں ہے ہمیں سفیان بن عُیَینہ نے حدیث بیان کی، اسی طرح انہوں نے اس کو ابو القاسم بن عساکر کی اصل سے نقل کیا ہے۔

یوسف کی حدیث:

ابو بکر بن مقرِی نے اپنی "فوائد" میں کہا: ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عباس مطّلبی شافعی نے مسجدِ حرام میں، ان کو یوسف بن یعقوب نَجاحی نے، ان کو سفیان نے، ان کو زُہری نے حدیث بیان کی، وہ ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں اور ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر رمضان کا روزہ رکھا تو اس کی زندگی کے اگلے (اور پچھلے) تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے شبِ قدر میں بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

حسین بن حسن مروزی کی حدیث:

اسی طرح حسین بن حسن مروزی نے کتاب الصیام میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور کہا ہمیں حدیث بیان کی سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے وہ ابو سلمہ، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اسی طرح یہ بات حضور نبیِّ کریم ﷺ سے پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> جس شخص نے بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر رمضان کا روزہ رکھا تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

پس یہ اصحاب ابن عیینہ میں سے پانچ ثقہ شیوخ ہیں ان سے یہ بات بہت بعید ہے کہ وہ ایسے الفاظ کی زیادتی پر موافقت کریں جو ان کو ان کے شیخ نے نہیں کہی۔

ہاں البتہ حضرت سفیان بن عیینہ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے ان سے وہ امام زہری سے روایت کرتے ہیں اس میں ’’وما تأخر‘‘ کے الفاظ کی زیادتی نہیں۔

ان میں سے امام اسحاق بن راہیں جو اپنی مسند میں اور عمرو بن علی فلاس اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالجبار بن علاہیں۔

اور اسی طرح امام زہری کے اصحاب میں سے معمر اور یونس بن یزید اور صالح بن کیسان نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

اور اسی طرح یحییٰ بن ابی کثیر اور یحییٰ بن سعید انصاری اور محمد بن عمرو، ان سب نے ابو سلمہ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ’’وما تأخر‘‘ کے الفاظ کے علاوہ روایت کیا ہے۔ (1)

لیکن یحییٰ بن سعید کی روایت میں ’’ومن قام الخ‘‘ کی روایت نہیں ہے اور اسی طرح ابوالزِّناد نے اَعرَج سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فقط ’’لیلۃ القدر‘‘ کے بارے میں روایت کیا ہے اور اس میں بھی ’’وما تأخر‘‘ کے الفاظ نہیں ہیں۔

---

1 بخاری (۱/ ۹۱)۔ مسلم (۱/ ۵۲۳)۔

لیلۃ القدر میں قیام کرنے کے بارے میں

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے مسند میں فرماتے ہیں: ہمیں حیوٰہ بن شریح نے حدیث بیان کی، ان کو بقیّہ بن ولید نے، ان کو بَحیر بن سعد نے، وہ خالد بن معدان سے، وہ حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

لیلۃُ القَدْر فی العشر البواقی، من قامھُنَّ ابتغاء حِسْبَتِہِنَّ فانّ اللہَ۔ تبارك وتعالیٰ۔ یغفرُ لہ ما تقدّم من ذنبہ وما

تأخَّر۔ وهی ليلة وتر: تسعٍ، أو سبعٍ أو خامسةٍ أو ثالثةٍ أو آخر ليلة (1)

شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہے؛ جس شخص نے ان راتوں میں طالبِ ثواب ہوکر قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا اور یہ طاق راتیں ہیں ۲۹ یا ۲۷ یا ۲۵ یا ۲۳ یا آخری شب۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔اور اس حدیث کا بقیہ بن ولید سے روایت کرنا اس کے لیے نقصان کا باعث نہیں اس لیے کہ یہ بات زیادہ بری ہے کہ اس کو تدریس کے ساتھ عیب دار بنایا گیا، تحقیق انہوں نے اس بات کی صراحت کردی اور یہ ان میں سے ہے جن کی روایت شامی راویوں سے ہے دیگر کی بانسبت ان کے کلام کو اچھی طرح جانتا ہے مگر خالد بن معدان اور حضرت عبادہ میں انقطاع ہے کہ ابن ابی حاتم نے ''مراسیل'' میں فرمایا کہ اس کا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع درست نہیں ہے۔

حدیثِ دوم:

امام احمد نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی بنی ہاشم کے غلام ابو سعید نے، ان کو

---

1 مسند احمد (۳۲۴/ ۵)

سعید بن سَلَمہ ابن ابی حُسَام نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن عَقیل نے، وہ عمر بن عبدالرحمٰن سے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ رمضان شریف کے مہینے میں ہے تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو بے شک یہ طاق راتوں میں ہے ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ یا آخری شب؛ تو جس شخص نے اس رات بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا، پھر اس نے اس شب کو پالیا، تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

حدیثِ سوم:

امام احمد نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن مروان نے ان کو زہیر بن محمد نے، وہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے، وہ عمر بن عبدالرحمٰن سے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

1 مسند امام احمد، ج۵، ص۳۱۸۔

ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ رمضان کے مہینے میں ہے تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور یہ طاق راتوں میں ہے ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ یا آخری شب، تو جس شخص نے اس رات بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا، اور اس نے اس شب کو پالیا، تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیثِ چہارم:

امام طبرانی نے معجم کبیر میں فرمایا: ہمیں حدیث بیان کی حفص بن عمر رَقّی نے، ان کو ابو حذیفہ نے، ان کو زہیر بن محمد نے، وہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے، انہوں نے عمر بن عبدالرحمٰن سے اسی طرح ذکر کیا، مگر اس کے آخر میں "ثم وفقت له" کے لفظ نہیں ہیں۔

امام طبرانی نے فرمایا: عمر بن عبدالرحمٰن کے بارے میں میرا گمان یہ ہے کہ وہ ابن حارث بن ہشام ہے، یعنی ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کا بھائی، اور عمر ثقہ ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن ان کی پیدائش ہوئی اور حجاج کے زمانے میں ان کا وصال ہوا۔

حدیث پنجم:

امام ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں دَعْلج بن احمد سے روایت کیا، ان کو بشر بن موسیٰ، ان کو زکریا بن عَدی، ان کو عبیداللہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، انہوں ابنِ عقیل سے اس کے بعد وہی الفاظ ہیں جو بیان ہو چکے اور اس میں غفرلہ ما تقدم من ذنبہ کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔

حدیث ششم:

اور امام احمد نے زکریا بن عدی سے روایت کیا ہے اور ان کے الفاظ وہی ہیں جو حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ ہیں:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں لیلۃ القدر کے متعلق خبر دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ رمضان میں ہے اور تم رمضان کے آخری عشرے میں اس کو تلاش کرو اور یہ طاق راتوں میں ہے: ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ یا آخری شب، جس شخص نے اس شب میں بحالتِ ایمان اور طالبِ ثواب ہو کر قیام کیا تو اس کی زندگی کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

1 مسند امام احمد، ج ۵ ص ۳۲۴۔

یومِ عرفہ کے روزے کے فضائل

ابو سعید محمد بن علی بن عمرو بن مہدی حافظ نقاش نے ”امالی“ میں فرمایا: ہم کو ابو بکر محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے، ان کو سعید بن عثمان نے، ان کو ہارون بن صالح مقری نے، ان کو عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صام یوم عرفة غُفِرله ما تقدم من ذنبه وما تأخر

جس شخص نے یومِ عرفہ کا روزہ رکھا تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

عبدالرحمٰن بن زید ضعیف راوی ہے ۔اور تحقیق صحیح مسلم میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ یومِ عرفہ کا روزہ دو سال، گذشتہ اور آئندہ سال، کے گناہ مٹادیتا ہے(1)۔

ممکن ہے کہ ماتقدم وماتأخر سے مراد یہی ہواور عبدالرحمٰن بن زید نے اس کو یاد کرلیا۔

---

1 صحیح مسلم(۲/ ۸۱۸-۸۱۹)۔

حج کا بیان

- مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھنے کی فضیلت
- حج کی فضیلت
- مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنے کی فضیلت
- بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے کی فضیلت
- زیارت روضۂ رسول ﷺ کی فضیلت
- طواف، نمازِ طواف اور زم زم پینے کی فضیلت

مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھنے کی فضیلت

امام ابو داؤد نے کتاب السنن میں فرمایا، ان کو احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان کو ابنِ ابی فُدَیک نے، وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یُحَنِّس سے، وہ یحییٰ بن ابی سفیان بن اَخْنَس سے، وہ اپنی دادی حُکَیمَہ سے، وہ امِّ المؤمنین حضرت امِّ سَلَمَہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں (حضرت امِّ سلمہ) نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

من أهلَّ بحِجَّةٍ أو عمرةٍ من المسجد الأقصى اِلى المسجد الحرام غُفِرله ما تقدَّم من ذنبه و ما تأخّر(. أو: وجبتْ له الجنة). (1)

1 مسند احمد، ج ۶، ص ۲۹۹۔ سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۱۷۴۱۔ معجم کبیر طبرانی، ج ۲۳، ص ۳۶۱۔ ۴۱۶۔ =

جس نے مسجدِ اقصیٰ سے مسجدِ حرام کی طرف حج یا عمرے کا احرام باندھا تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے یا اس کے لیے جنّت واجب ہو جائے گی۔ راوی عبداللہ کو اس میں شک ہے کہ دونوں میں سے کون سی بات کہی۔

= صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۱۰۲۱۔ سنن دار قطنی، ج۲، ص ۲۸۳۔ ابن ماجہ رقم الحدیث: ۳۰۰۱، مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۶۹۰۰، سنن بیہقی ۵/ ۳۰، تاریخ کبیر بخاری ۱۶۱/۱/۱، اخبار مکہ ۸۸۵/ ۴۱۱، طبرانی اوسط رقم الحدیث: ۶۵۱۵، التمہید لابن عبد البر ۱۴۶/ ۱۵۔

امام علی بن عمر دار قطنی متوفّٰی ۳۸۵ھ سنن، امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ معجم اوسط، امام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ، شعب الایمان، امام محمد بن اسحاق فاکہی متوفّٰی ۲۸۰ھ، اخبار مکہ، علامہ ابن جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ تاریخ بیت المقدس، امام محمد بن ابو بکر ابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ اسی کتاب کے ایک نسخہ میں امام جلال الدین سیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ، تنویر الحوالک، امام محمد بن محمد حطاب رعینی متوفّٰی ۹۵۴ھ نے یہ حدیث روایت کی مگر اس میں ''او وجبت لہ الجنۃ'' کی جگہ ''و وجبت لہ الجنۃ'' مذکور ہے۔ یعنی اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی بلکہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی کی مذکورہ کتاب میں بھی ''او'' کی جگہ ''و'' موجود ہے۔

سنن دار قطنی رقم الحدیث: ۲۳۸۰، معجم اوسط طبرانی رقم الحدیث: ۶۶۸۹، شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۷۲۸، اخبار مکہ فاکہی رقم الحدیث: ۸۴۶، تنویر الحوالک ج۱، ص۸۵، مطبوعہ مکتبہ تجاریہ کبریٰ مصر، تاریخ بیت المقدس ابن جوزی ۱/۴۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابنِ حجر کی تحقیق:

حدیثِ دوم:

حسین بن عیسیٰ بِسطامی نے ابنِ ابی فُدیک سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام حاکم ابو بکر احمد بن حسین بن مہران مقری اصبہانی کے تیسرے جزو سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا ہمیں ابو محمد زَنجُویہ بن محمد بن حسن لبَّاد نے حدیث بیان کی، ان کو حسین بن عیسٰی بسطامی نے وہ ابو فدیک سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث سوم:

اور امام بیہقی شُعب الایمان میں حاکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ہمیں ابو عباس اصم نے حدیث بیان کی، ان کو ابو عُتبہ احمد بن فَرَج حجازی نے، ان کو ابن ابی فُدیک نے، انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی... پھر اس حدیث کو ذکر کیا اور اس کے لفظ یہ ہیں: جس شخص نے حج یا عمرے کا احرام باندھا... اور اس میں کہا اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اس کے لیے جنّت واجب ہو جائے گی۔(1) اسی طرح میں نے دو نسخے دیکھے جن میں ''و'' سے پہلے ''الف'' نہیں ہے۔

---

1 شعب الایمان، رقم الحدیث: ۴۰۲۷۔

حدیث چہارم:

اور امام بخاری نے تاریخِ کبیر میں روایت کیا ہے: (1)انہوں نے کہا ہمیں محمد ابو یحییٰ یعنی ابنِ عبدالرحیم (صاعقہ) نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں سعید بن سلیمان نے، انہوں نے کہا ہمیں ابنِ ابی فُدیک نے حدیث بیان کی، پھر یہی سند ذکر کی؛ لیکن یہ الفاظ ذکر نہیں کیے۔

اور بخاری نے اس کو محمد سے بھی روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں ابو یعلی محمد بن صلت نے حدیث بیان کی اور وہ ابنِ ابی فدیک سے روایت کرتے ہیں اور اس میں "وما تأخر" کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور انہوں نے سند میں مخالفت کی ہے، کہا: عن محمد بن عبدالرحمٰن بن یُحَنِّس؛ عبداللہ کی جگہ محمد بن عبدالرحمٰن یُحَنِّس کہا اور ظاہر ہے کہ اس میں ان کو تردد ہے ابن ابی فدیک سے کہ ایک مرتبہ شک ہوا اور دوسری مرتبہ کا ان کو یقین ہوا۔

اور تحقیق عبدالعزیز بن محمد دَرَاوَرْدِی نے اس کی مخالفت کی تو انہوں نے کہا کہ عن عبداللہ اور انہوں نے بھی اس حدیث میں "وما تأخر" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ اس کو امام بخاری نے اویسی سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد دراوردی سے روایت کیا ہے۔

---

1 التاریخ الکبیر، (۱/۱۶۱)

اور اس کو یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے دراوردی سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے: غفر له ما تقدم من ذنبه یعنی اس شخص کی زندگی کے گذشتہ تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے اور اس کو احمد بن منیع نے اپنی مسند میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث پنجم:

اور ابنِ ماجہ نے دوسرے طریق سے محمد بن اسحاق سے، وہ یحییٰ بن ابی سفیان سے، وہ اپنی ماں امِّ حکیم بنتِ امیہ سے، وہ حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان الفاظ میں روایت کرتی ہیں کہ:

من أهلَّ من بيت المقدس كان كفارةً لما قبلها من الذنوب(1)

جس شخص نے بیت المقدس سے احرام باندھا تو یہ اس کے گذشتہ تمام گناہوں کا کفّارہ ہے۔

حدیث ششم:

اور امام بیہقی نے شُعَب میں عبد الاعلیٰ کے طریق سے اور وہ محمد ابنِ اسحاق سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا مجھے سلیمان بن سُحَیم نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ بن فلاں سے، وہ امِّ حکیم بنت ابی امیہ سے، وہ حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ

1 سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۰۰۲۔

تعالیٰ عنہا سے اس طرح روایت کرتی ہیں۔(1)

اور اسی طرح امام بخاری نے تاریخ میں قواریری سے، وہ عبدالاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں، لیکن میں نے اس کی سند میں "عن ام جعفر بن امیۃ" دیکھا۔(2)

اور اسی طرح عبداللہ بن ابی شیبہ سے (3)وہ عبدالاعلیٰ سے روایت کرتے ہیں، لیکن اس کی سند میں یحییٰ کا ذکر نہیں اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

"عن ابن اسحاق سمع سلیمان بن سُحَیم عن ام حکیم"

اور یہ سند ابنِ ماجہ کی سند سے اضبط ہے اور ابوداؤد کی سند میں حُکَیمہ حاء کے ضمہ کے ساتھ ہے، وہ امِّ حکیم ہیں جو مذکور ہیں اور وہ بنتِ امیہ بن اَخنس ہیں۔

اور یحییٰ بن ابو سفیان کے بارے میں ابو حاتم نے کہا: شیوخِ مدینہ میں سے ہیں، لیکن مشہور نہیں۔

اور عبداللہ جن سے ابنِ ابی فُدیک اور دراوردی کے علاوہ ابنِ جریج نے بھی روایت کیا ہے اور ان پر جرح نہیں کی گئی اور تحقیق ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

---

1 شعب الایمان، رقم الحدیث: ۴۰۲۷۔

2 التاریخ، ج۱، ص۱۶۱۔

3 التاریخ الکبیر، ج۱، ص۱۶۱۔

اور امام بخاری فرماتے ہیں......... (1)اس حدیث پر عمل نہیں ہوا، اس لیے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے میقات مقرر فرمائے اور مقام ذُوالْحُلَیْفَہ سے احرام باندھا۔انتہی۔

1 التاریخ الکبیر، ۱/ ۱۶۱۔

حج کی فضیلت

امام ابو نُعَیم نے ''حلیہ'' میں مِسْعَر کے حالات میں فرمایا: ہمیں عبدالواحد بن حسن کوفی نے حدیث بیان کی، ان کو حسین بن محمد بن شریح نے، ان کو ابو یزید بن طریف نے، ان کو زکریا بن یحییٰ بن زکریا بن ابو زائدہ نے، ان کو اسماعیل بن یحییٰ نے، وہ مسعر سے وہ حماد سے، وہ ابراہیم سے، وہ علقمہ سے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

من جاء حاجًّا يريد وجه الله فقد غفر اللهُ له ما تقدّم من ذنبه وما تأخر، وشُفِّعَ فيمن دعا له (1)

1 حلیہ ابو نعیم، ج ۷، ص ۲۳۵۔

جو شخص رضائے الٰہی کا طلبگار ہو کر حج کے لیے آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور جس کے بارے میں وہ سفارش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سفارش قبول فرماتا ہے۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

ابو نعیم نے کہا حدیثِ مسعر غریب ہے ہم نے اس کو اسی وجہ سے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں مسعر سے یہ حدیث روایت کرنے والا (اسماعیل بن یحییٰ) محدثین کے نزدیک متروک الحدیث ہے۔[1]

حدیث دوم:

ابو عبداللہ بن مَنْدَہ نے اپنی ''امالی'' میں فرمایا: ہمیں احمد بن عُبید حمصی نے، ان کو موسیٰ بن عیسیٰ نے، ان کو موسیٰ بن ایوب نے، ان کو حسن بن عبداللہ بن ابو عون ثقفی نے، وہ عقبہ بن ابو عمرو فنزاری سے، وہ یعقوب بن عطا سے، وہ اپنے والد سے، وہ امِّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور ہانی بن قیس سے وہ امِّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

---

1 امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: اور اس حدیث کا ذکر محب طبری متوفّٰی ۶۹۴ھ نے ''القریٰ'' میں فرمایا۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تاخر من الذنوب، ص۷۸، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذا خرج الحاجُّ من بيته كان في حِرْز الله، فاِن مات قبل أن يقضيَ نُسُكَه وقع أجره على الله، واِن بقيَ حتى يقضيَ نُسُكَه غفرَ الله له ما تقدّم من ذنبه وماتأخر، واِنفاقُ الدرهم فِي ذلك الوجه يعدِلُ أربعين ألفَ ألفٍ فيما سواه في سبيلِ الله۔

حج کرنے والا جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے پس اگر وہ مناسکِ حج ادا کرنے سے قبل فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر اس کا اجر ہو جاتا ہے اور اگر وہ مناسکِ حج کی ادائیگی تک زندہ رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس راہ میں ایک درہم خرچ کرنا دوسری جگہ اللہ کی راہ میں چار کروڑ خرچ کرنے کے برابر ہے۔

اس حدیث کی سند میں غیر معروف راوی ہے نیز اس حدیث میں منکر الفاظ ہیں۔

اور اس حدیث کو ہم نے ساتویں جزء میں کتاب الترغیب ابو حفص بن شاہین سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا ہمیں حسین بن منصور نے حمص میں حدیث بیان کی اور ان کو موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر پھر اس طرح کا ذکر کیا۔

میں نے ابوالفرج بن غزی پر اس کی قراءت کی، انہوں نے ثقہ راوی سے سنا،

ان کو نجیب نے، ان کو ابنِ کُلیب نے، ان کو احمد بن علی بدران نے، ان کو ابو طالب عشاری نے، ان کو ابنِ شاہین نے، حدیث بیان کی اس کے الفاظ ذکر کیے۔(1)

حدیث سوم:

احمد بن مَنیع نے مسند میں فرماتے ہیں کہ ہمیں مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، وہ موسیٰ بن عَبیدہ سے، وہ اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

من قضى نُسُكَه وَسَلِمَ المسلمون من لسانِهِ ويدِهِ، غُفِر له ما تقدّم من ذنبه وما تأخر ۔

جس شخص نے مناسکِ حج ادا کیے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہے تو اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

اور ابو یَعلیٰ نے اپنی مسندِ کبیر میں ابن المقری سے روایت کیا، وہ ابو خیثمہ زہیر بن حرب سے وہ مروان سے، مگر انہوں نے اس میں کہا کہ مروان نے عبداللہ بن عَبیدہ سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے اپنی اسناد میں ”عن أبيه“ کے الفاظ کی زیادتی کی ہے،

---

1 الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین، ص ۲۹۱۔

ابنِ عساکر کے قول کے مطابق الفاظ کی یہ زیادتی درست نہیں۔

اور تحقیق اس حدیث کو ایوب بن محمد وزان نے روایت کیا ہے، وہ مروان بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں انہوں نے "عن أبيه" نہیں کہا اور یحییٰ بن معین نے کہا: موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے، وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حالاں کہ عبداللہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

میں کہتا ہوں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔

مقام ابراہیم کے قریب نماز ادا کرنے کی فضیلت

امام قاضی عیاض مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شفا شریف میں تیسری قسم سے کچھ پہلے فیما یجب للنبی ﷺ وما یستحیل میں ذکر کرتے ہیں:

حضور نبیِّ کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی خلف المقام رکعتین غُفِر له ما تقدم من ذنبه وما تأخّر، وحُشِر یوم القیامة من الآمنین (1)

جس شخص نے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی تو اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا حشر آمنین (امن والوں) میں ہو گا۔

---

1 کتاب الشفاء، ج ۲، ص ۹۳۔

اسی طرح امام قاضی عیاض مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سند اور کسی کی طرف منسوب کیے بغیر اس کو ذکر کیا ہے؛ لہٰذا، اس میں غور و خوض کر لیا جائے۔(1)

اور یہاں حضرت عباس بن مرداس والی حدیث ذکر کرنی چاہیے، جس میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عرفہ، پھر مزدلفہ میں دعا فرمائی کہ وہ اسی سے متعلق

---

1 علامہ شیخ ابو عبداللہ محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ ہجری فرماتے ہیں: اس کو ابن جماعۃ متوفّٰی ۷۶۷ھ نے منسک کبیر میں شفاء سے نقل کیا ہے اور امام جلال الدین سیوطی نے شفا کی تخریج میں فرمایا کہ ہم نے اس کو امام حسن بصری کے رسالے میں روایت کیا ہے۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ، ص۸۱، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت۔)

بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے کی فضیلت

امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ میں نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من نظر الی البیت ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر وحشرہ اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ من الآمنین

یعنی جس نے بحالت ایمان اور طالب ثواب ہو کر بیت اللہ شریف کی زیارت کی اس زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کا حشر امن والوں کے ساتھ فرمائے گا۔(ھدایۃ السالك، ج۱، ص۲۰۸۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تاخر من الذنوب، ص۸۷، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

ہے۔[1]

---

1 حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لیے مغفرت کی دعا کی، تو آپ کی دعا قبول ہوگئی اور فرمایا کہ میں نے ظالم کے علاوہ ان کے سب گناہ معاف کر دیئے لیکن ظالم سے میں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اے خدا! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دیدے اور ظالم کو معاف کر دے تو شام تک اس کی قبولیت نہ ہوئی مزدلفہ کی صبح کو آپ نے پھر یہی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی نبی کریم ﷺ مسکرائے، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں خدا آپ کو ہنستا رکھے اس مقام پر ہم نے کبھی آپ کو مسکراتے نہیں دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ علم ہوا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور امت کی مغفرت کی تو وہ اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور چیخنے چلانے لگا تو مجھے اس چیخنے چلانے نے ہنسا دیا۔(ابن ماجہ، کتاب الحج، رقم الحدیث: ۳۰۳۱)

امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: امام عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ مسند میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میدانِ عرفات میں وقوف فرمایا اور قریب تھا کہ سورج غروب ہو جاتا کہ آپ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ لوگوں کو کہو کہ خاموش ہو جائیں، حضرت بلال نے ندا کی کہ سرکار ﷺ کے لیے خاموش ہو جاؤ، تو سب خاموش ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگوں کے گروہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ پر میرے رب کی طرف سے سلام پیش کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے اہلِ عرفات اور اہلِ مشعر کی مغفرت فرمادی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ بشارت تمہارے لیے بھی ہے اور جو قیامت تک تمہارے بعد آئیں گے ان سب مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔(تفریح القلوب بالخصال المکفرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص۸۶، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

=

. . . .

=
زیارتِ روضۂ رسول ﷺ کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ زار قبری تعظیما لحقّی، ووفاءً بمحبتی، غُفِرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر، وکان من الآمنین یوم الفزع'' یعنی جس نے میری محبت سے وفا اور میرے حق کی تعظیم کی غرض سے میرے روضے کی زیارت کی، اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ امن والوں میں سے ہوگا۔

یہ حدیث امام احمد نے بھی روایت کی مگر اس میں وما تأخر کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔(اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص ۲۷)

طواف، نماز طواف اور زم زم پینے کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ طاف بھذا البیت اسبوعا، وصلّی خلف المقام رکعتین، وشرب من ماء زمزم، غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخّر'' یعنی جس نے بیت اللہ کا طواف کیا، مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی اور زم زم پیا، اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص ۲۷)

اوراد واذکار
کا بیان

- سورۂ حشر پڑھنے کی فضیلت
- قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت
- تسبیح، تکبیر اور تہلیل کی فضیلت
- سمندر کی موجیں شمار کرتے ہوئے اللہ اکبر کہنا
- ساحلِ سمندر پر تکبیر کی فضیلت
- بروز جمعہ درود شریف کی فضیلت
- تکبیر، تحمید اور تسبیح کی فضیلت

سورۂ حشر پڑھنے کی فضیلت

ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں فرمایا: مجھے ابن فَنْجَوَیہ دِیْنَوَرِی نے خبر دی، ان کو ابنِ حمدان نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو محمد بن یونس نے، ان کو عمرو بن عاصم نے، ان کو ابو اشہب نے، وہ یزید بن ابان سے، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

من قرأ آخر سورة الحشر غُفِر له ما تقدّم من ذنبه وما تأخر

جس شخص نے سورۂ حشر کی آخری آیات کی تلاوت کی تو اس شخص کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔(1)

---

1 الکشف والبیان فی تفسیر القرآن، ج۹، ص۲۸۹۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابنِ حجر کی تحقیق:

راوی یزید بن اَبان رَقَاشی ضعیف ہے اور محمد بن یونس کدیمی کے بارے میں بھی ائمّہ نے بہت کلام کیاہے اور عمرو بن عاصم سے محمد بن یونس کے علاوہ محمد بن احمد بن زید نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے، لیکن اس کے الفاظ مختلف ہیں۔

حدیث دوم:

ان رسول الله ﷺ أمر رجلًا اِذا أوی اِلی فراشه أن یقرأ آخرَ سورۃ الحشر۔(1)

کہ بے شک نبیِّ کریم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ بستر پر آئے تو سورۂ حشر کی آخری آیات تلاوت کرلے۔

اور یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ دونوں الفاظ ایک ہی حدیث کے ہوں جسے مختصر کردیا گیاہو۔

حدیث سوم:

ابنِ مردویہ نے اپنی تفسیر میں محمد بن حسین سے، ان کو احمد بن یحییٰ بن زہیر نے خبر دی، ان کو محمد بن احمد بن زید نے، اس کے بعد وہی الفاظ ذکر کیے۔[2]

---

1 الدرالمنثور(۶/ ۲۰۲)۔کنزالعمال(۱/ ۵۲۵)۔

2 امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: اسی وجہ سے ہمارے شیوخ کے استاد علامہ امام قابونی نے اس حدیث کو ذکر نے کے بعد فرمایا اس میں ضعف ہے۔(تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وماتأخر من الذنوب، ص۸۹، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

امام طبرانی نے فرماتے ہیں: ہمیں احمد بن محمد بن نافع نے خبر دی اور ابو بکر بن لال نے ''مکارم الاخلاق'' میں لکھا: ہمیں ابو داؤد سلیمان بن یزید بن قزوینی نے، ان کو علی بن ابی طاہر نے حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا ہمیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن منکدر نے ان کو ابن ابی فدیک نے حدیث بیان کی، وہ عمر بن سہل سے، وہ امام حسن بصری سے، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من علّم ابنًا له القرآن نَظَرًا غَفَر الله له ما تقدّم من ذنبه وما تأخر، ومن علّمه اِياه ظاهرًا فكلما قرأ آية رفع اللهُ بها الأبَ درجةً حتی ينتهی اِلی آخر ما معه من القرآن (1)

جس شخص نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآنِ مجید سکھایا تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے اور جس شخص نے اپنے بیٹے کو قرآنِ پاک حفظ کرایا تو جب وہ ایک آیت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے والد کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے، یہاں تک کہ وہ جہاں تک قرآنِ مجید پڑھے گا اس کے والد کا درجہ بلند ہوتا رہے گا۔

میں کہتا ہوں اس کی سند میں غیر معروف راوی ہے۔

1 معجم اوسط للطبرانی، ج ۲، ص ۲۶۴۔ مجمع الزوائد، ج ۷، ۱۶۵ تا ۱۶۶۔

تسبیح، تکبیر اور تہلیل کی فضیلت

ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیّان المعروف ابوالشیخ اصبہانی نے ''فوائد الاصبہانیین'' میں فرماتے ہیں: ان کو حسن بن بشّار اور دُلیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان دونوں کو عبیداللہ بن عمر نے، ان کو عبدالرحمٰن بن مغراء نے، وہ سعید بن مرزُبان سے، وہ اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص سے اور کلبی سے، وہ ابو صالح سے، وہ حضرت امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نوافل و روزہ اور صدقے کی کثرت کرتی تھیں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کے پاس تشریف لائے تو حضرت امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں اپنی کمزوری کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

سأخبرك بما هو عِوَضٌ من ذلك، تُسبِّحين مائة مرةٍ فتلك مِثْلُ مائةُ رقبةٍ تُعتقينها مُتقبَّلة، وتحمَدين اللهَ مائةَ مرةٍ فذاك مِثْلُ مائةُ بَدَنةٍ مُجلَّلةٍ تُهدينها مُتقبّلة و تُكبِّرين اللهَ مائة مرةٍ وهناك يغفر الله لك ما تقدّم من ذنبك وما تأخر

میں تمہیں نوافل، نفلی روزے اور صدقے کی کثرت کے بدلے کچھ اعمال بتاتا ہوں: تم سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ" پڑھ لیا کرو یہ راہِ خدا میں سو غلام آزاد کرنے کی طرح ہے اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول بھی ہے اور تم سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھ لیا کرو تو یہ سو بے عیب اونٹ یا گائے ہدیہ کرنے کی طرح ہے جو مقبول ہوں اور تم سو مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھ لیا کرو تو اس سبب سے اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابنِ حجر کی تحقیق:

اس حدیث کا راوی کلبی جو محمد بن سائب ہے جس کا ضعف مشہور ہے اور اسی طرح ان کے شیخ بھی اور سعید بن مرزُبان کے بارے میں ائمہ نے کلام کیا ہے۔

سمندر کی موجیں شمار کرتے ہوئے اللہ اکبر کہنا

ابو الحسن رَبَعِی نے ''فضائلِ شام''میں اس حدیث کا ذکر کیا حضور نبیِّ کریم ﷺ سے روایت کیا گیا کہ بیشک آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من عدَّ فی البحرِ أربعینَ موجةً۔ وهو یُکبِّر غفرَ اللهُ له ذنوبه ما تقدّم منها وما تأخر، وإنّ الأمواج (والتكبير) لتَحُتُّ الذنوب حتًّا.

جس شخص نے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے سمندر کی چالیس موجیں شمار کیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا اور بے شک موجوں اور تکبیر سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔[1]

---

1 **ساحلِ سمندر پر تکبیر کی فضیلت**

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ کبّر علی ساحل البحر عند غروب الشمس تکبیرة =

=رافعاً بها صوته، أعطاه الله بعدد كل قطرة في البحر عشر حسنات، وحطّ عنه عشر سيئات، ورفع له عشر درجات، وغفر له ما تقدّم من ذنبه وما تأخّر یعنی جس شخص نے ساحل سمندر پر غروب وشمس کے وقت بلند آواز سے تکبیر (اللہ اکبر) کہی، اللہ تعالیٰ اسے سمندر کے ہر قطرے کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دے گا اور دس گناہ مٹا دے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا اور اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔(طبقات الأتقیاء، تہذیب الاذکار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص۲۶)

بروز جمعہ درود شریف کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ صلّى عليّ يوم الجمعة ألف مرة غُفِر له ما تقدم من ذنبه وما تأخّر" یعنی جس نے مجھ پر جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ درود پڑھا تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

یہ حدیث ابن عفیف مالکی نے روایت کی۔(اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص۲۷)

تکبیر، تحمید اور تسبیح کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إذا قام العبد إلى الصلاة، فقال: الله أكبر كبيرا، والحمد لله كثيرا، وسبحان الله بكرة وأصيلا غُفِر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر" یعنی جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا کہتا ہے، تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(تہذیب الاذکار، اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص۲۸)

جہاد کا بیان

- جہاد کا بیان
- نفس کے ساتھ جہاد کی فضیلت
- رضائے الٰہی کے لیے مشقت کی فضیلت

جہاد کا بیان

ابو الحسن علی بن محمد بن شجاع ربعی نے کتاب ”فضائل الشام“ میں کہا: ہمیں علی بن محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، وہ داؤد بن زکریا قطان سے روایت کرتے ہیں، ان کو ابراہیم بن سلیمان بن بکر بن سلیمان، جو علماءِ حجاز میں سے ہیں، ان کو ان کے والد نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عزیز ایلی سے روایت کرتے ہیں وہ سلامہ بن روح سے، وہ عُقَیل بن خالد سے، وہ ابنِ شہاب سے، وہ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

مدينةٌ بينَ الجبلين على البحر، يُقال لها: (عَكّا)، من دخلها رغبةً فيها غُفِر له ما تقدّم من ذنبه وما تأخر ومن خرج منها رغبةً عنها لم يُبارك له في خروجه، وبها عين تُسمّى:

(عینُ البقر) من شرِب منها ملأ الله بطنَه نورًا، ومن أفاض عليه منها كان طاهرًا إلى يوم القيامة۔

سمندر میں دو پہاڑوں کے درمیان ایک شہر ہے، جسے "عکا" کہا جاتا ہے؛ جو شخص اس شہر میں رغبت کے ساتھ داخل ہو، اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جو شخص اس شہر سے اعراض کرتے ہوئے نکلے گا تو اس کے نکلنے میں برکت نہیں ہوگی اور اس میں ایک چشمہ ہے، جس کا نام "عین البَقَر" ہے جو شخص اس سے پیے گا اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نور سے بھر دے گا۔ اور جو اپنے آپ پر اس کا پانی بہائے گا وہ قیامت تک پاک رہے گا۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

یہ حدیث منکر ہے، اور اس کی اسناد میں ایک کے سوا تمام راوی مجہول ہیں۔[1]

---

1 امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفیٰ ۹۵۴ھ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: اس حدیث کے الفاظ کمزور ہیں اور اس کے موضوع ہونے کے آثار ظاہر ہیں۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۹۲، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

نفس کے ساتھ جہاد کی فضیلت

امام ابو طالب مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ أتعب نفسه في سبيل الله غُفِر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر" یعنی جس شخص نے اپنے نفس کو اللہ کی راہ میں تھکا دیا تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ =

. . . .

= معاف کردیئے جاتے ہیں۔(قوت القلوب، اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفی ۸۶۲ھ ،الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتاخرۃ، ص ۳۰)

رضائے الٰہی کے لیے مشقت کی فضیلت

حضرت امام ابو سلیمان دارانی متوفی ۲۱۵ھ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”بعيني ما يتحمل المتحملون من أجلي، ويكابد المكابدون في طلب مرضاتي، فكيف إذا صاروا إلى جواري في جنات خلدي، فيبشروا هناك بغفران ما تقدم وما تأخّر“یعنی برداشت کرنے والے میری وجہ سے کیا کیا برداشت کرتے ہیں اور میری رضا کی خاطر کیا کچھ جھیلتے ہیں، جب وہ میرے پاس آجائیں گے تو ان کا کیا حال ہو گا جنت میں گھومیں گے، ایسے میں ان کے لیے زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کی مغفرت کی بشارت ہے۔(اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفی ۸۶۲ھ الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتاخرۃ، ص ۳۰)

ادب کا بیان

- نابینا کو چالیس قدم طے کرانے کی فضیلت
- حاجتِ مسلم پوری کرنے کے لیے کوشش کی فضیلت
- راستے سے کانٹے دور کرنے کی فضیلت
- غربت میں مرض پر بشارت
- مصافحہ کرنے کی فضیلت
- مسلم بھائی سے ملاقات اور تعاون کی فضیلت
- کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد الحمدللہ کی فضیلت
- چھینک کے بعد الحمداللہ کہنے کی فضیلت
- اہل وعیال کے ساتھ حسنِ سلوک کی فضیلت
- صبح وشام حمد باری تعالیٰ کی فضیلت
- کسبِ حلال اور مہمان نوازی نیز مسافر کی مدد کرنے کی فضیلت
- عمرِ طویل کی فضیلت

نابینا کو چالیس قدم طے کرانے کی فضیلت

ابو عبداللہ بن مَندہ نے ”امالی“ میں فرمایا: ہمیں ابو عثمان سعید بن ابراہیم بن معقل نَسَفی نے، ان کو ابراہیم بن حجاج صنعانی نے، ان کو عبداللہ بن غسان نے، ان کو زافر بن سلیمان نے، حدیث بیان کی، وہ حفص بن عبدالرحمٰن بلخی سے، وہ محمد بن عبدالملک انصاری سے، وہ محمد بن مُنکدر سے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قاد مكفوفًا أربعينَ خُطوةً غُفِرله ما تقدم من ذنبه وما تأخر(1)

1 اللآلی المصنوعۃ، ج ۲، ص ۸۹۔ کشف الخفا، ج ۲، ص ۳۵۳۔

جس شخص نے چالیس قدم کی مسافت کسی نابینا کو راستہ طے کرایا تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابنِ حجر کی تحقیق:

ابو عبداللہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے جو کہ زافر سے مروی ہے ہم نے صرف اسی وجہ سے اس کو امالی میں نقل کیا۔ اور ابنِ عدی نے کہا زافر کی احادیث مقلوب ہیں اور یہ بات عام ہے ان کی روایات کو اہمیت نہیں دی گئی اور ان کی احادیث ان کے ضعف کے ساتھ لکھی جاتی ہیں اور ابنِ حبّان نے کہا کہ یہ کثیر الغلط، واسع الوہم تھے۔ امام احمد اور ابنِ معین اور ابو داؤد نے ان پر اعتماد کیا ہے اور نسائی نے کہا یہ قوی نہیں اور مالک سے اس کی روایت منکر ہے۔

میں کہتا ہوں ان کی یہ روایت مالک سے نہیں اور ابو حاتم نے کہا ''محله الصدق'' اور ان کے شیخ حفص بن عبدالرحمٰن بلخی ثقہ ہیں، لیکن ان کے شیخ محمد بن عبدالملک انصاری کی امام احمد نے تکذیب کی ہے۔[1]

---

1 امام ابو عبداللہ محمد بن حطاب مالکی متوفیٰ ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: کہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا جبکہ امام سیوطی نے اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور اس پر ضعیف ہونے کا حکم لگایا۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۹۲، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

حاجتِ مسلم پوری کرنے کے لیے کوشش کی فضیلت

ابو احمد عبداللہ بن محمد مُفَسّرِ الناصح نے ''فوائد'' میں فرماتے ہیں: ہمیں احمد بن بکلد بن علی بن بکار مِصّیصی ان کی کنیت ابو طالب ہے (اور میری اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں) ان کو یوسف بن سعد بن مَسلم مصیصی نے ان کو حجاج نے، ان کو جُر یح نے، ان کو عطاء نے، وہ حضرت ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنۡ سعی لأخیه المسلم فی حاجةٍ قُضِیَتۡ له أو لم تُقۡضَ غُفِرله ما تقدّم من ذنبه وما تأخر، و کُتِبت له براء تان: براء ةٌ من النار، و براء ةٌ من النفاق۔

جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کی، وہ پوری ہو یا نہ ہو، اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور اس شخص کے لیے دوزخ اور نفاق سے براءت لکھ دی جائے گی۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظِ ابن حجر کی تحقیق:

میں کہتا ہوں: اس حدیث کے راوی احمد بن بکلد کے علاوہ باقی سب ثقہ ہیں اور انہیں احمد بن بکرویہ البالسی بھی کہا گیا ہے: اور ابن حبّان نے اس کا ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا خطا کرتے تھے۔ اور ابن عدی نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے ثقات سے منکر احادیث روایت کیں اور ابو الفتح ازدی نے ان کو وضعِ حدیث سے متّہم کیا ہے اور دار قطنی نے کہا اس کے علاوہ راوی ان سے زیادہ ثقہ ہیں۔(1)

---

1 **راستے سے کانٹے دور کرنے کی فضیلت**

امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ نے تفریح القلوب، اور امام قابونی، نیز امام محمد بن عبد الدائم المعروف بابن بنت میلق متوفّٰی ۷۹۷ھ نے الوجوہ المسفرۃ میں اور امام منذری نے احادیثِ مغفرت میں راستے سے کانٹے ہٹانے کی ترغیب کے باب سے حدیث بیان کی، جو امام ابن حجر عسقلانی نے ذکر نہیں کی ۔ابنِ حبان نے صحیح میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غفر اللہ لرجل اخذ غصن شوك من طریق المسلمین ذنبه =

= ما تقدم منہ وما تاخر اللہ تعالیٰ اس شخص کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمائے جس نے مسلمانوں کے راستے سے کانٹوں کی شاخ کو دور کیا۔
(صحیح ابنِ حبان، ج۲، ص۲۹۷ رقم الحدیث: ۵۳۹ باسناد حسن)

نیز امام محمد بن عبد الدائم المعروف بابن بنت میلق متوفّٰی ۷۹۷ھ فرماتے ہیں، اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ محمد بن ربیع خیری نے "مسند من دخل مصر من الصحابة" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ذکر کیا۔ امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں، اس حدیث کی اصل صحیحین کی وہ حدیث ہے جس میں "ماتقدم وما تأخر" کے الفاظ نہیں ہیں۔ جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص راستے میں چل رہا تھا اس کو راستے میں ایک کانٹا پڑا ہوا ملا اس نے اس کو ایک کنارے پر کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے فعل کی قدر افزائی فرمائی، پس اس کی مغفرت فرمادی۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث ۶۵۲۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث ۱۹۱۴)

(بشارۃ المحبوب ص ۱۱۰، تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وماتأخر من الذنوب، ص ۹۴، ۹۵، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

غربت میں مرض پر بشارت

امام دیلمی متوفّٰی ۵۵۸ھ نے مختصر فردوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الغريب اذا مرض فنظر عن يمينه وعن شماله وعن امامه وعن خلفه فلم ير احدًا يعرفه غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر۔ یعنی غریب آدمی جب کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے اور اپنے دائیں اور بائیں، آگے اور پیچھے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھتا جس کو وہ پہچانتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وماتأخر من الذنوب، ص۹۶، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت) =

مصافحہ کرنے کی فضیلت

حسین بن سفیان اور ابو یعلی موصلی مسند میں فرماتے ہیں: ہمیں خلیفہ بن خیّاط ابو عمرو عُصْفُرِی نے، ان کو دُرُسْت بن حمزہ نے، ان کو مطر ورّاق نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

= اور اسی طرح دیلمی کے والد ابو شجاع دیلمی متوفّٰی ۵۰۹ھ نے فردوس الاخبار میں یہی حدیث روایت کی، مگر اس میں وماتأخر کے الفاظ نہیں ہیں۔اور حافظ سخاوی نے مقاصد حسنہ میں اس حدیث کو ذکر کیا۔
(تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وماتاخر من الذنوب، ص۹۶، مطبوعہ دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت)

ما من عبدَین مُتحابَّیْن فی الله (وفی روایةٍ: ما من مُسلِمَیْن) یلتقیان فیتصافحان و یُصلِّیان علی النبی ﷺ اِلا لم یتفرَّقا حتی یُغفَر لهما ذنو بهما ما تقدم منها وما تأخر۔ (1)

ایسے دو افراد جو اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں (اور دوسری روایت میں ہے کہ دو مسلمان) آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کریں اور حضور نبیِّ کریم ﷺ پر درود شریف پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابن حجر کی تحقیق:

ابن حبان نے "کتاب الضعفاء" دُرُست بن حمزہ کے حالات میں اس کو روایت کیا اور کہا کہ درست بن حمزہ منکر الحدیث ہے۔ مطر سے ایسی احادیث روایت کیں کہ جن پر موضوع ہونے کا خیال گزرتا ہے۔

اور ابن عدی نے بھی درست بن حمزہ کے حالات میں اس کو ذکر کیا اور کہا "ما اظن ان له غیرہ" اور دار قطنی نے کہا: درست بن حمزہ اور درست بن زیاد دونوں ضعیف ہیں اور اسی طرح امام بخاری نے (2) تاریخ میں ان

1 التاریخ الکبیر (۳/ ۲۵۲)۔

2 التاریخ الکبیر (۲۵۲/۲)۔

دونوں کے درمیان فرق کیا اور درست بن حمزہ کے حالات میں کہا ”لایُتابع“ اور دارقطنی نے کہا میں نہیں جانتا کہ خلیفہ بن خیاط کے علاوہ کسی نے درست بن حمزہ سے روایت کیا ہو اور خلیفہ بن خیاط درست بن حمزہ سے یہ حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔(1)

---

1 امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: اس حدیث کو ابن سنی نے ”عمل الیوم واللیلة“ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، نیز ابنِ میلق نے فرمایا کہ امام منذری نے بھی احادیثِ مغفرت میں اس حدیث کو ذکر کیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث سنن ابو داؤد اور سنن ترمذی میں بھی موجود ہے مگر اس میں ”ماتقدم وما تأخر“ کے الفاظ موجود نہیں۔ امام ابن میلق نے فرمایا: مغفرت کے طلبگار کو چاہیے کہ مصافحہ اور درود شریف کے ساتھ اس دعا کو بھی پڑھا کریں جو حضور نبی کریم ﷺ نے تعلیم فرمائی: اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ جس کو ابن سنی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔(تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وماتاخر من الذنوب، ص۹۸، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)۔

مسلم بھائی سے ملاقات اور تعاون کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ زارہ أخوہ فألقی لہ شیئا یقیہ التراب، غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخّر، ووقاہ حرّ النار یوم القیامة یعنی جس کا بھائی اس سے ملاقات کے لیے آئے اور اسے ایسی چیز دے جو اسے مٹی سے بچا سکے تو اس شخص کے زندگی کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور وہ قیامت کے دن آگ کی شدت سے بچ جائے گا۔(طبقات ابن سعد، اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمة والمتاخرة، ص۲۶)

کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد الحمد للہ کی فضیلت

ابو داؤد سنن میں فرماتے ہیں: ہمیں نُصَیر بن فَرَج نے حدیث بیان کی، ان کو عبد اللہ بن یزید مقری نے، ان کو سعید ابنِ ابو ایّوب نے، وہ ابو مرحوم سے، وہ سہل بن معاذ بن انس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من أكل طعامًا ثم قال: (الحمدُ لله الذى أطعمنى هذا الطعام ورزقنيه من غير حولٍ منى ولا قوةٍ) غُفِر له ما تقدم من ذنبه، ومن لَبِسَ ثوبًا فقال: (الحمد لله الذى كسانى هذا ورزقنيه من غير حول منى ولا قوة) غُفِر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر۔ (1)

1 سنن ابو داود (۴۰۲۳)۔

جس شخص نے کھانا کھایا پھر کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃ

تو اس شخص کی زندگی کے گذشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے

اور جس شخص نے لباس پہنا اور اس کے بعد کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃ

تو اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلق حافظ ابنِ حجر کی تحقیق:

اس کی سند حسن ہے سہل بن معاذ بن انس جُہنی مصری مشہور تابعی ہیں اور صدوق ہیں اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔ یہ بھی مصری ہیں اور ابو حاتم نے کہا: ان کی حدیث لکھی جاتی ہے اور اس سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

اور نسائی نے کہا: میں امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور ابو سعید بن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں کہا: یہ زاہد ہے۔

سعید اور عبداللہ صحیح راویوں میں سے ہیں اور ابوداؤد کے استاذ نصیر (نون کے ضمّہ کے ساتھ، نصر کی تصغیر) یہ ثقہ ہیں اور یہ ”وما تأخر“ کے الفاظ کی زیادتی

میں منفرد ہیں۔

حدیث دوم:

طبرانی نے "معجمِ کبیر" میں (1)اس حدیث کو بشر بن موسیٰ اسدی سے روایت کیا ہے، جو ثقات میں سے ہیں اور وہ عبداللہ بن یزید مقری سے راوی، انہوں نے ان الفاظ کی زیادتی بیان نہیں کی۔

حدیث سوم:

امام ترمذی نے (2)حدیث کی پہلی فصل پر اختصار کیا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کیا ہے اور اس کو ذکر کیا ہے۔

حدیث چہارم:

اور اسی طرح اس حدیث کو ابنِ ماجہ نے (3) حرملہ بن یحییٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن وہب سے، انہوں نے سعید بن ابوایوب سے اور اس حدیث کی سند کے

---

1 معجم کبیر طبرانی، ج۲، ص۱۸۱۔

2 جامع ترمذی، رقم الحدیث: ۳۴۵۸۔

3 سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۲۸۵۔

تمام راوی مصری ہیں۔(1)

---

1 امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: حافظ ابن حجر نے اپنی تالیف الخصال المکفرۃ میں "وما تاخر" کے الفاظ صرف لباس پہنتے وقت پڑھی جانے والی دعا کے بعد نقل فرمائے۔ جیسا کہ ابو داؤد نے سنن میں کتاب اللباس کے شروع میں ذکر فرمائی اور میں نے سنن کا ایک تصحیح شدہ نسخہ دیکھا، جس میں صاحبِ نسخہ نے یہ بات ذکر کی کہ ہر روایت کے ساتھ ایک علامت بھی لگائیں گے اور انہوں نے "وما تاخر" کے الفاظ بعام کے بعد بھی ذکر کیے اور علامت بھی لگادی۔
امام جلال الدین سیوطی نے بھی مؤطا کے حاشیے میں وما تاخر کے الفاظ بعام اور لباس کے بعد نقل کیے۔(تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وماتاخر من الذنوب، ص۹۹، ۱۰۰، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)۔
نیز عون المعبود میں بھی یہی لکھا ہے کہ ابو داؤد کے بعض نسخوں میں ایسا ہی مذکور ہے۔(عون المعبود، ج۱۱، ص۶۵)

چھینک کے بعد الحمد اللہ کہنے کی فضیلت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنۡ عطس فقال : الحمد لله على كل حال ما كان من حال، وصلى الله على سيدنا محمد، وعلى أهل بيته أخرج الله من أنفه الأيسر مثل الذباب فيطير حتى يبلغ العرش ، فيتعلق به ، فيقول البارى تبارك وتعالى : اسكن ، فيقول لا أسكن حتى تغفر لمن خرجتُ من فيه. فيقول : اسكن فقد غفرت له ، فيغفر له ما تقدم وما تأخر یعنی جس شخص کو چھینک آئے اور وہ کہے "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَّا كَانَ مِنۡ حَالٍ وَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَّ عَلٰٓى اَهۡلِ بَيۡتِهٖ "اللہ تعالیٰ اس کی ناک کے بائیں سوراخ سے مکھی کی طرح ایک چیز نکالتا ہے، پس وہ اُڑتی ہے یہاں تک کہ عرش تک پہنچ کر وہاں لٹک جاتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ساکن ہو جا، وہ عرض کرتی ہے، میں اس وقت تک ساکن نہیں ہوں گی، جب تک جس کی ناک سے میں نکلی ہوں تو اس کی مغفرت نہ فرمادے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ساکن ہو جا میں نے اس شخص کی مغفرت کر دی۔ پس اس شخص کی زندگی کے =

= اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔(القول البدیع، اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص ۲۶)

اہل وعیال کے ساتھ حسنِ سلوک کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ما مِن شیءٍ أحبّ إلی اللہ مِن أن یری المؤمن وولدہ وزوجتہ علی مائدۃ یأکلون جمیعا، فإذا قعدوا، لا یتفرقون حتی یُغفر لھم ما تقدم وما تأخّر'' یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ وہ اپنے مومن بندے کو دیکھے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا ہے اور وہ سب مل کر کھانا کھا رہے ہیں، تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

یہ حدیث امام اسماعیل نے مجرد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے۔ (اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص ۲۷)

صبح وشام حمد باری تعالیٰ کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قال آدم علیہ السلام: یاربّ شغلتنی بکسب یدی، فعلّمنی شیئا فیہ رضاك. فقال: إذا أصبحت، وإذا أمسیت فقل: اللھم لك الحمد حمدا کثیرا طیبا مُبارکا فیہ. فمن قال ذلك غُفِر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخّر'' یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی اے میرے رب تونے مجھے حلال روزی کمانے میں مشغول رکھا ہے پس مجھے ایسی بات سکھا دے جس میں تیری رضا ہو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم صبح وشام یہ پڑھا کرو: اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ. پس جو یہ کہے گا اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

یہ حدیث قاضی نے امام یحیٰی بن معین کے حوالے سے حکایتاً ذکر کی ہے۔(اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی ۸۶۲ھ، الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، ص ۲۷) =

عمرِ طویل کی فضیلت

اس بارے میں حضرت عبداللہ ابن ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت شدّاد بن اَوس رضی اللہ

= کسبِ حلال اور مہمان نوازی نیز مسافر کی مدد کرنے کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مَن اکتسب مالا حلالا، فکف نفسه عن السؤال، وأنفق على الضيف، وابن السبيل، غفر الله [له] ما تقدم وما تأخّر“یعنی جس شخص نے مالِ حلال کمایا کہ اپنے نفس کو سوال کرنے سے روکے اور مہمان نوازی کی اور مسافر پر خرچ کیا، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔(اضافہ از امام محمد بن ابو بکر المعروف بابن الدیری متوفّٰی سنہ ۸۶۲ھ، الخصال المکفرة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، ص ۲۷)

تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ احادیث مل سکی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث:

ابو القاسم بَغَوی نے ''معجم الصحابہ'' میں کہا: ہمیں احمد بن محمد قاضی نے، ان کو عثمان بن ہیثم نے، ان کو ہیثم بن اَشْعَث نے حدیث بیان کی، وہ ہیثم ابو محمس سُلِمی، سے، وہ محمد بن عمار انصاری سے، وہ جہم بن عثمان بن ابو جہم سُلِمی سے، وہ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

حدیث دوم:

اور ابو الحسین بن قانع نے ''معجم الصحابہ'' میں کہا: ہمیں ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو عثمان بن ہیثم موذّن نے، ان کو ان کے والد ہیثم بن اشعث نے، ان کو محمد بن ہیثم سلمی نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمار مصری سے، وہ جہم بن ابی جہم سلمی سے، وہ ابنِ عمرو بن عثمان سے، وہ حضرت عبداللہ بن ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذا بلغَ المرءُ المسلمُ أربعين سنةً صرف اللهُ عنه ثلاثةَ أنواعٍ من البلاءِ: الجنونَ والجُذامَ والبرصَ، فإذا بلغ خمسين

خفّف الله عنه ذنوبَه، فإذا بلغ ستين رزقه الله الإ نابة إليه، فإذا بلغ سبعين أحبّته ملائكة السماء، وفی روایة البغوی: أحبَّه أهل السماء، فإذا بلغ ثمانين سنة أُثْبِتَتْ حسناتُه ومُحِيَت سيئاتُه، فإذا بلغ تسعين غفر الله ما تقدّم من ذنبه وما تأخَّر، وسُمِّيَ (أسيرَ الله فی الأرض) وشَفَعَ لأهل بيته، وفی روایة البغوی: وشفَّعه الله فی أهل بيته يوم القيامة۔ (1)

جب مسلمان مرد چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے تین بیماریاں: جنون، جذام، برص دور فرمادیتا ہے؛ پھر جب وہ پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں میں تخفیف فرمادیتا ہے؛ پھر جب وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ توبہ و رجوع کی توفیق عطا فرمادیتا ہے؛ پھر جب وہ ستر برس کو پہنچتا ہے تو آسمان کے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں اور بغوی کی روایت میں ہے کہ آسمان والوں کا محبوب بن جاتا ہے؛ پھر جب اسّی برس کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس کی نیکیاں برقرار رہتی ہیں اور اس کے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں؛ پھر جب وہ نوّے برس کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اس کا نام ''اسیراللہ فی الارض'' (یعنی زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی) پڑجاتا

---

1 کشف الاستار رقم الحدیث: ۳۵۸۹

ہے اور وہ اپنے گھر والوں کی سفارش کرتا ہے اور بغوی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اس کی اپنے اہل و عیال کے لیے شفیع بنائے گا۔

مذکورہ حدیث شریف سے متعلّق حافظ ابنِ حجر کی تحقیق:

میں کہتا ہوں امام بغوی کی روایت کردہ حدیث کا سیاق وسباق درست ہے، مگر ابنِ قانع کی سند میں کچھ کلام ہے۔

حدیث سوم:

امام ابنِ مردویہ نے اپنی تفسیر میں امام بغوی کے طریق کی موافقت کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس نے حدیث بیان کی، ان کو احمد بن یونس ضبی نے،ان کو عثمان بن ہیثم نے۔بقیہ سند اور الفاظِ حدیث وہی ہیں جنہیں امام بغوی نے روایت کیا ہے۔

حدیث چہارم:

اسی طرح میں نے اس کو ابراہیم بن احمد تَنُوْخی کے سامنے پڑھا، وہ عیسیٰ بن معالی سے روایت کرتے ہیں،ان کو جعفر بن علی نے خبر دی،ان کو سَلَفی نے،ان کو ابو طالب مصری نے،ان سے ابنِ بشران نے،ان کو عبدالخالق بن حسن نے،ان کو محمد بن سلیمان باغندی کبیر نے،ان کو عثمان بن ہیثم نے۔بقیہ سند اور الفاظ حدیث وہی ہیں جنہیں امام بغوی نے روایت کیا۔

اوراس حدیث کی اسناد کے راویوں کے حالات غیر معروف ہیں، نیز محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان اور حضرت عبداللہ بن ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان انقطاع ہے۔ حضرت عبداللہ بن ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات محمد بن عبداللہ بن عمرو کے دادا عمرو بن عثمان کی پیدائش سے قبل ہوئی۔

نیز محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے، جسے ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں تفصیلاً ذکر کریں گے۔ان شاء اللہ!

حدیث عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری سند:

میں نے ابو شجاع کی روایت کے جُز میں پڑھا: سَعدون بن محمد بن عبداللہ جو سنن ابنِ ماجہ کے راویوں میں سے ہیں اور سعدون نے کہا ہمیں احمد بن خلاد نے ان کو ہیثم بن عثمان واسطی، وہ تمیم بن ہیثم سے، وہ ایک شخص سے، وہ ابن ابی جحیفہ سے وہ ابو میمونہ سلمی سے، وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے، وہ عبداللہ بن ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں اس کے بعد حدیث کے الفاظ وہی ہیں جو پہلے بیان کیے گئے۔

اوراس حدیث کی سند مجہول ہے اور میں گمان کرتا ہوں سعدون یاان کے شیخ

عثمان بن، ہشیم کا نام الٹ ہے یعنی، ہشیم بن عثمان اور پھر باقی سند میں بھی خبط ہے اور امام دار قطنی فرماتے ہیں عبداللہ بن ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ احادیث کی سند میں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

پس ہم نے جان لیا اس حدیث کا دار و مدار عثمان بن ہیثم ہے۔

حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث:

امام ابو عبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی ''نوادر الاصول'' میں فرماتے ہیں: مجھ سے عبداللہ بن ابی زیاد قطوانی نے ان کو سیّار بن حاتم عَنَزی نے، ان کو حضرت امِّ ہانی کے غلام سلّام ابو سلمہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: میں نے ایک شیخ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

قال اللہ (جلّ ذکرہ) إذا بلغ عبدی أربعینَ سنةً عافیته من البلایا الثلاث: من الجنون والجُذام والبرص، فإذا بلغ خمسین سنةً حاسبته حسابًا یسیرًا، فإذا بلغ ستین سنة حَبَّبْتُ إلیه الإنابة، فإذا بلغ سبعین سنة أحبَّته الملائکة، فإذا بلغ ثمانین سنة کُتِبت حسناتُه وأُلقیت سیئاتُه، فإذا بلغ تسعین سنة قالت الملائکة (اسیر اللہ فی أرضه) وغُفِر له ما تقدّم من ذنبه وما تأخَّر، وشُفِّع فی أهل بیته۔

اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: جب میرا بندہ چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس کو تین بیماریوں: جنون، جذام، اور برص سے محفوظ کردیتا ہوں اور جب وہ پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو میں اس پر حساب آسان کردیتا ہوں اور جب ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو توبہ کی محبت عطا کردیتا ہوں اور جب وہ ستر سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے اور جب اس کی عمر اسّی برس ہوجاتی ہے تو اس کی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، گناہ مٹادیے جاتے ہیں اور جب اس کی عمر نوّے برس ہوتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں ''اسیر اللہ فی ارضہ'' (یعنی زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی) اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اس کی اپنے اہل و عیال کے بارے میں سفارش قبول کی جائے گی۔

امام حکیم ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند درست ہے اور دوسری روایت میں ان الفاظ کے ساتھ یہی حدیث ہے، مگر وہ صرف حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مروی ہے، حدیثِ قدسی نہیں ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے دیگر طرق:

- امام ابو بکر احمد بن مردویہ نے اپنی تفسیر میں دو مختلف اسناد کے ساتھ یہی حدیث روایت کی ہے۔

- امام ابو محمد بن اخضر نے "نہج الاِصابہ" میں اپنی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی ہے، مگر اس میں "غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر" کے الفاظ کی جگہ "يغفر الله ما سلف من ذنوبه" (یعنی اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا) کے الفاظ ہیں۔
- امام ابو یعلی نے اپنی مسند نیز امام ابو القاسم بغوی نے مذکورہ حدیث اپنی اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ہیں۔
- امام ابن شاہین نے مذکورہ حدیث امام بغوی سے روایت کی ہے، نیز امام ابنِ حبان نے "کتاب الضعفاء" میں علی بن جہم اور عبداللہ بن شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق سے یہ حدیث روایت فرمائی ہے۔

امام ابنِ حبان علی بن جہم راوی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ علی بن جہم بصری شامی خلیفہ متوکل کے زمانے کا مشہور شاعر ہے اور یہ مجہول راوی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث:

امام حکیم ترمذی "نوادر الاصول" میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث روایت کرتے ہیں جس میں "ما تقدم من ذنبه وما تأخر" کے الفاظ بھی موجود ہیں نیز اس میں ان الفاظ کا

اضافہ بھی ہے "واذا بلغ العبد مائۃ سنۃ سمی حبیب اللہ فی الارض حق علی اللہ ان لا یعذب حبیبہ فی الارض" یعنی اور جب بندہ سو سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو زمین میں اللہ کے محبوب کے نام سے مشہور ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اپنے محبوب کو زمین میں عذاب نہ دے۔

اسی طرح امام ابنِ مردویہ نے اپنی تفسیر میں سند کے ساتھ مذکورہ حدیث روایت کی ہے، لیکن مذکورہ حدیث سے پہلے یہ قصّہ بھی درج ہے کہ

بینا النبی ﷺ ذاتَ یومٍ جالسًا فی عدّةٍ من أصحابه، إذا دخل شیخٌ کبیرٌ مُتوکیءٌ، علی عُکّازة له، فسلّم علی النبی ﷺ و أصحابه فردُّوا علیه السلام، فقال النبی ﷺ : اجلس یا حمّاد فإنّك علی خیر "فقال علی بن أبی طالب": بأبی و أمی یا رسول الله ! قلتَ لحمّاد: اجلسْ فإنّك علی خیر! "قال:"نعم یا أبا الحسن، إذا بلغ العبد..." فذکر الحدیث، قال فیه۔

حضور نبیِ کریم ﷺ ایک روز اپنے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص لاٹھی ٹیکتے ہوئے داخل ہوا اور حضور نبیِ کریم ﷺ کی خدمت میں سلام کا نذرانہ پیش کیا اور اسی طرح باقی اصحاب کو بھی سلام کیا۔ حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب نے سلام کا جواب دیا؛ پھر حضور نبیِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجلس یا حماد فانك علی خیر یعنی اے حماد! بیٹھ جاؤ، تم بھلائی پر ہو۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ

عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حملد سے فرمایا کہ تم بیٹھ جاؤ کہ تم بھلائی پر ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یا ابا الحسن اذا بلغ العبد الخ

باقی الفاظ وہی ہیں جو پہلے حدیث میں بیان ہو چکے ہیں۔ نیز اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جب بندہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچتا ہے طاقت کا بڑھنا رک جاتا ہے اور ساٹھ کے بعد طاقت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور جب بندے کی عمر نوے سال ہو جاتی ہے تو کمر جھک جاتی ہے اور عقل زائل ہو جاتی ہے۔

نیز ابو موسیٰ نے ابنِ مردویہ کے طریق سے اس حدیث کو روایت کیا اور وہ کہتے ہیں اس حدیث کے عجیب طرق ہیں اور اس سند سے مروی حدیث زیادہ عجیب ہے۔اس حدیث کے الفاظ دیگر طرق میں موجود نہیں ہیں۔

امام دار قطنی نے ”غرائب مالك“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کو اپنی سند کے ساتھ نقل فرمایا ہے، نیز امام دار قطنی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام مالک سے ثابت نہیں ہے اور عبد السلام راوی منکر الحدیث ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ حدیث:

امام حاکم نے ”تاریخِ نیشا پور“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث روایت فرمائی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات سال کی عمر میں بچہ دانت نکالتا ہے چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے اکیس سال تک قد کی لمبائی مکمل ہوتی ہے اٹھائیس سال کی عمر تک عقل بڑھتی ہے اس کے بعد صرف تجربات سے بڑھتی ہے۔ حدیث کے باقی الفاظ وہی ہیں جو بیان ہوچکے مگر اس میں ”ما تقدم من ذنبه وما تأخر“ کے الفاظ موجود نہیں؛ ان کی جگہ استحی اللہ تبارك وتعالی منه ان یعذبه یعنی جس شخص کی عمر اسّی برس ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ حیا فرماتا ہے کہ اسے عذاب میں مبتلا فرمائے۔

اس روایت کو اسی طرح ابن عَبدُوس کے حالات میں اس کے مشائخ کے ذکر میں درج ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے آٹھ طرق ہیں:

طریقِ اوّل: امام ابوالحسن خِلَعِی، امام ابنِ مردویہ (تفسیر میں)، امام ابویعلی موصلی (مسندِ کبیر میں)، امام احمد نے مسندِ احمد میں (موقوفاً)، امام ابوطاہر حسن نے اپنے جزءِ مشہور میں، امام ابوبکر احمد مروان دینوری نے ”مجالسۃ“ میں، امام خلعی

نے فوائد میں امام ابنِ حبان نے ''ضعفاء'' میں مختلف اسناد کے ساتھ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان اور جعفر بن عمرو امیۃ ضمری سے یہ حدیث روایت فرمائی، جنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما من معمر يُعمّر فى الإسلام أربعين سنة إلاّ صرف الله عنه الجنون والجذام والبرص ، فإذا بلغ الخمسين ليّن الله حسابه ، فإذا بلغ الستين رزقه الله الإنابة ، فإذا بلغ السبعين أحبه الله ، وأحبه أهل السماء ، فإذا بلغ الثمانين قَبِل الله حسناته ، وتجاوز عن سيئاته ، فإذا بلغ التسعين غفر الله ما تقدّم من ذنبه ، وما تأخر ، وسُمى أسير الله فى أرضه، وشفع فى أهل بيته

جب بندۂ مومن چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بلائیں، جنون، جزام اور برص دور کر دیتا ہے اور جب پچاس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب میں نرمی فرماتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی پسند کے مطابق اسے توبہ کی توفیق دیتا ہے۔ جب ستّر سال کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اور آسمان والوں کا محبوب بن جاتا ہے۔ جب اسّی سال کی عمر کو پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتا ہے اور نیکیاں لکھ دیتا ہے جب نوّے سال کی عمر کو

پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور زمین میں اس کا نام اللہ کا قیدی پڑ جاتا ہے۔[1]

طریقِ دوم: امام بیہقی نے "کتاب الزھد" میں زید بن اسلم سے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت فرمائی، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔

طریقِ سوم: حافظ ابو طاہر سلفی، امام ابنِ مردویہ اور امام حکیم ترمذی نے اپنی اپنی سند کے ساتھ، عبداللہ اور امام ابو یعلی موصلی نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر بن حزم انصاری سے یہ حدیث روایت فرمائی، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کی سند میں خالد زیات اور ان کے شیخ داؤد ابو سلیمان دونوں مجہول ہیں۔

طریقِ چہارم: امام ابو محمد بن قتیبہ نے "غریب الحدیث" میں، نیز امام ابو الشیخ اصبہانی نے "فوائد اصبہانیین" میں اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبید اللہ بن انس سے مذکورہ حدیث روایت کی، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن راوی مجہول ہے۔

---

1 مسند احمد ۳/۲۱۷

طریقِ پنجم: امام ابو مغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نے اپنی سند کے ساتھ عُبادۃ بن رافع املوکی سے مذکورہ حدیث روایت کی، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی۔ امام عزی نے تہذیب میں ثابت بن سعد املوکی کے ترجمے میں لکھا کہ کتبِ ستّہ کے مصنفین نے ان کی روایت ذکر نہیں کی، بلکہ انہوں نے ثابت بن سعد طائی سے روایت ذکر کی ہے۔ ثابت بن سعد املوکی کا ذکر اس لیے کیا کہ ثابت بن سعد طائی کے درمیان امتیاز رہے۔

طریقِ ششم: امام بزار نے مسند میں امام زہری کے بھتیجے سے، انہوں نے اپنے چچا سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث روایت کی۔ امام بزار کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ابو قتادہ کے علاوہ کسی نے امام زہری کے بھتیجے سے روایت کی ہو۔ میں کہتا ہوں کہ اس کا نام عبداللہ بن واقد حرانی ہے؛ یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کہا، بخاری نے کہا اس کو ترک کردو احمد نے اس کی تعریف کی بزار نے کہا غلطی کرکے رجوع نہیں کرتے تھے۔(1)

طریقِ ہفتم: امام ابو نُعیم نے "تاریخِ اصبہان" میں اپنی سند کے ساتھ

---

1 زہری کے بھتیجے کا نام محمد بن عبداللہ بن مسلم زہری ہے۔ امام احمد نے اس کی تعریف کی؛ یحییٰ بن معین نے ضعیف کہا۔

(تہذیب التھذیب، ج۷، ص ۲۶۳، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

صبّاح بن عاصم اصبہانی سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔ صباح بن عاصم اصبہانی کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، میں ان کے بارے میں جرحاً وتعدیلاً نہیں جانتا۔

طریقِ ہشتم: امام احمد بن منیع نے اپنی مسند میں اپنی سند کے ساتھ عبدالواحد بن راشد سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔

ابنِ جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور راوی عباد بن عباد کے بارے میں سخت کلام کیا اور یہ ابن جوزی کی اغلاط میں سے ہے، اور تحقیق میں نے ابنِ جوزی کے وہم کو مذکورہ کتاب کی تعلیق میں بیان کیا ہے۔ کیوں کہ عباد بن عباد ثقہ راویوں میں سے ہیں۔[1]

اور عباد بن عباد کے استاد عبدالواحد بن راشد ایک مجہول راوی ہیں۔ متقدمین ائمہ کا ان کے بارے میں جرحاً و تعدیلاً کوئی کلام نہیں پایا گیا اور حافظ ذہبی نے ''میزان'' میں مذکورہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: ''لیس بعمدۃ''

ہمارے استاد شیخ زین الدین عراقی نے مذکورہ حدیث اپنی ''امالی'' کی ۳۷

---

1 القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد، ص ٦٤۔

ویں مجلس میں فخر بن بخاری کے حوالے سے ذکر کی فخر کی روایت ابن طبرزد سے، وہ اسماعیل بن سمرقندی سے، وہ ابن نقور سے، وہ عمر بن کتانی سے، وہ بغوی سے وہ احمد بن منیع سے روایت کرتے ہیں پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

شیخ زین الدین عراقی فرماتے ہیں یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے اور یہ طریق صحیح ہے۔

میرے نزدیک اس موضوع پر صحیح طریق، طریقِ دوم کی سند ہے جو گزر چکی ہے اور ہمارے شیخ نے اس طریق کے بارے میں جو فرمایا وہ بھی مقبول ہے، لیکن انہوں نے میری ذکر کردہ صحیح سند (دوم طریق) کو سہواً یا اغفالاً ذکر نہیں کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[1]

شواہد:

ا: اور اس بارے میں مجھے بعض شواہد بھی ملے۔ امام ابنِ حبان "ضعفاء"

---

1 امام محمد بن محمد حطاب مالکی متوفّٰی ۹۵۴ھ فرماتے ہیں: حافظ ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث تیرہ مختلف اسناد کے ساتھ ذکر فرمائی، تمام احادیث میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ جب بندے کی عمر نوّے سال کو پہنچتی ہے تو اس کی زندگی کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر ایک روایت میں آیا کہ اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور باقی تمام سالوں میں وہی الفاظ ہیں جو گزر چکے مگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب بندۂ مسلم سو سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو زمین میں اس کا نام حبیب اللہ پڑ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اپنے حبیب کو عذاب میں مبتلا نہ فرمائے۔ (تفریح القلوب بالخصال المکفرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب، ص ۱۰۱، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)۔

میں اپنی سند کے ساتھ امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ بلغَ الثمانين من هذه الأمةِ لم يُعْرَضْ ولم يُحاسَب وقيل: ادخُلِ الجنَّة (1)

اس امّت میں سے جو شخص اسّی برس کی عمر کو پہنچے گا، نہ وہ پیش کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا: جنّت میں داخل ہو جاؤ۔

۲: امام ابنِ مردویہ نے اپنی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ ابی رَزِیْن سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے "فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ[2]" کے بارے میں فرمایا کہ بہترین اعتدال پر پیدا کیا۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ[3] پھر زندگی کے دور میں قابلِ تحقیر، اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ[4] فرمایا۔ جب مومن بندہ عمر کے پست ترین دور (یعنی بڑھاپے) میں قدم رکھتا ہے تو وہ جوانی

---

1 الکامل لابن عدی، ج۷، ص۶۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ الحلیۃ لابی نعیم، ج۸، ص۲۱۵ رقم الحدیث: ۱۲۲۷۳۔

2 اچھی صورت پر بنایا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

3 پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

4 مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں بے حد ثواب ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور صحت میں جو اچھے اعمال کرتا تھا ان کی مثل اس کا اجر اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتا ہے اور بڑھاپے میں کوئی عمل اس کو نقصان نہیں پہنچاتا اور بڑھاپے کے گناہ نہیں لکھے جاتے۔

اور اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس حدیث اور گذشتہ احادیث میں بھی اس بات کا اشارہ ہے اپنے عنفوان شباب میں نیک اعمال کرنے والا شخص ہی مراد ہے۔

اور متقدمین میں اس حدیثِ مبارکہ کی شہرت رہی، جیسا کہ امام صولی نے اپنی "نوادر" میں حسین بن ضحّاک کے یہ اشعار نقل کیے:

أمَا فی ثمانینَ وَفَّیتُها   عَذیرٌ وان أنا لم أعتذر

وقد رفع اللهُ أقلامَه   عن ابن ثمانینَ دونَ البشر

وانِّی لمن أسراءِ الاله   فی الأرض نُصبَ صُروفِ القدر

فان یَقضِ لی عملًا صالحًا   أُثَابُ، وان یَقضِ شرا غَفَر

بہر حال جب میری عمر اسّی سال ہو گئی تو میرے گناہ معاف ہو گئے اگر چہ میں معذور نہیں اور اللہ تعالیٰ انسان کے اسّی سال کی عمر کو پہنچنے پر اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے ان قیدیوں میں سے ہوں جو تقدیر کو پھیر دیتے ہیں اگر میں نیک عمل کروں تو اس کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر گناہ کروں تو معاف فرما دیتا ہے۔

والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

اجازت نامہ

یہ مختصر جزء (رسالہ)، جو میں نے جمع کیا ہے، اسے شیخ فاضل شمس الدین محمد بن ابو بکر دیری نے مجھ پر قراءت کیا اور اس کے ساتھ ان کے صاحبزادے احمد نے سماع کیا اور میں ان کو اپنی تمام مرویّات کی، جو مجھے قراءتاً و سماعاً و اجازتاً پہنچیں، اجازت دیتا ہوں۔

۱۶/ رجب ۸۳۷ھ

قالہ و کتبہ

احمد بن علی بن حجر شافعی

حامدًا مُصَلِّیًا مُسَلِّمًا

مُترجم کی مُصنّف تک مُتصل
بعض اسناد

مترجم کی مصنف تک متصل بعض اسناد

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

↓

شیخ علامہ محدث محمد منظور احمد فیضی

↓

شیخ علامہ محمد ظریف فیضی

↓

شیخ امام فیض محمد شاہ جمالی

↓

شیخ علامہ نصیر بخش

↓

شیخ علامہ خدا بخش

↓

شیخ قاضی عاقل محمد

↓

شیخ امام نور محمد مہاروی

↓

شیخ محدث فخر الدین دھلوی

↓

حافظ اسعد مکی

↓

شیخ علامہ ابو طاھر محمد بن ابراھیم کورانی

↓

شیخ علامہ ابراھیم بن حسن کورانی

ح

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

↓

شیخ علامہ محدث محمد منظور احمد فیضی

↓

غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی

↓

شیخ علامہ سید محمد خلیل کاظمی محدث امروہی

↓

شیخ علامہ ریاست علی شاہ جہان پوری

↓

شیخ علامہ ارشاد حسین رام پوری

↓

شیخ امام احمد سعید مجددی

↓

شیخ شاہ عبد العزیز محدث دھلوی

↓

شیخ امام شاہ ولی اللہ محدث دھلوی ح

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

↓

شیخ علامہ محدث محمد منظور احمد فیضی

↓

شیخ مفتیٔ اعظم ہند محمد مصطفٰی رضاخان قادری نوری

↓

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری

قطب مدینہ امام ضیاء الدین احمد قادری مدنی

↓

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

↓

تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان
قادری ازہری

↓

شیخ مفتیٔ اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا
خان قادری نوری

↓

امام مجدد شاہ احمد رضا خان قادری

↓

شیخ سید آل رسول مارہروی

↓

شیخ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

↓

شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

↓

شیخ ابو طاہر کورانی

↓

شیخ ابراھیم بن حسن کورانی

↓

شیخ نجم الدین محمد غزی

↓

شیخ علامہ بدر الدین

↓

شیخ قاضی زکریا انصاری

↓

شیخ حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

مصری علماء کی سند

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

↓

ڈاکٹر علی جمعہ ازہری سابق مفتی اعظم مصر

↓

شیخ محمد مصطفیٰ ابو العلاء حامد

↓

شیخ علامہ یوسف دجوی

↓

شیخ سلیم بشری

↓

شیخ محمد صفتی مالکی

↓

شیخ علامہ امیر کبیر مالکی مصری

↓

شیخ علامہ علی بن احمد عدوی صعیدی

↓

شیخ علامہ محمد سلمونی

↓

شیخ علامہ عبد الباقی زرقانی

↓

شیخ ابراھیم بن ابراھیم بن علی لقانی

↓

شیخ علامہ ابو نجا سالم سنہوری

↓

شیخ علامہ محمد بن احمد غیطی

↓

شیخ الاسلام زکریا انصاری

↓

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی

شامی علماء کی سند

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی
↓
شیخ ڈاکٹر عبد اللطیف صالح فرفور
↓
شیخ علامہ محمد ابو الیسر عابدین
↓
شیخ علامہ سید احمد بن عبد الغنی
↓
شیخ علامہ امام عبد الرحمٰن بن محمد کزبری
↓
شیخ علامہ مصطفیٰ بن محمد رحمتی
↓
امام عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی
↓
امام نجم الدین محمد بن محمد غزی
↓
محمد بن محمد بدر الدین غزی
↓
شیخ علامہ زکریا انصاری
↓
شیخ حافظ ابن حجر عسقلانی۔

ترکی کے علماء کی سند

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی
↓
علامہ شیخ محمد امین سراج
↓
علامہ محمد زاہد کوثری
↓
شیخ علامہ علی بن زین الدین الصونی
↓
حافظ علامہ احمد بن شاکر بن خلیل حسینی
↓
حافظ علامہ محمد غالب بن محمد امین اصطنبولی
↓
شیخ علامہ سلیمان بن حسن کریدی
↓
شیخ علامہ ابراہیم اسیری
↓
شیخ علامہ علی فکری بن محمد صالح اخسخوی
↓
شیخ علامہ منیب عینتابی
↓
شیخ علامہ اسماعیل بن محمد قونوی
↓
شیخ علامہ عبدالطرین قونوی آمدی
↓
شیخ علامہ محمد یمانی ازہری
↓
شیخ علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی
↓
علامہ عبدالباقی زرقانی
↓
شیخ علامہ علی اجہوری
↓
شیخ فتح اللہ بن محمود بیلونی
↓
علامہ محمود بیلونی
↓
شیخ ابراہیم بن عبدالرحمٰن عمادی
↓
شیخ احمد بن ابراہیم شماع حلبی
↓
حافظ علامہ محمد ابن فہد مکی
↓
حافظ ابن حجر عسقلانی

مراکش کے علماء کی سند

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

شیخ علامہ سید ادریس بن محمد بن جعفر کتانی
↓
علامہ امام محمد بن جعفر کتانی
↓
شیخ امام جعفر بن ادریس کتانی

علامہ سید عبداللہ تلیدی
↓
علامہ سید احمد بن صدیق غماری
↓
علامہ محمد بن جعفر کتانی

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

↓

شیخ علامہ سید عبد الرحمٰن کتانی

↓

حافظ العصر علامہ امام عبد الحہ کتانی

↓

شیخ علامہ جعفر بن ادریس کتانی

↓

علامہ ولید عراقی

↓

علامہ حمدون بن الحاج

↓

علامہ محمد تاودی

↓

علامہ احمد بن مبارک سجلماسی

↓

علامہ ابو الحسن علی بن حریشی

↓

شیخ ابو البرکات عبد القادر بن علی فاسی

↓

علامہ حافظ ابو العباس احمد مقری

↓

علامہ امام سعید مقری

↓

علامہ محمد بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الجلیل تنسی

↓

علامہ محمد بن عبد اللہ بن عبد الجلیل تنسی

↓

محمد بن محمد بن مرزوق حفید

↓

علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی (تدبیجاً)

عراقی علماء کی سند

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

↓

علامہ اکرم عبدالوہاب موصلی عراقی

↓

علامہ صالح بن عارف موصلی عراقی

↓

علامہ محمد نجم الدین صدیقی

↓

علامہ احمد البابک البامرفی

↓

علامہ یحییٰ خروری کردس موصلی

↓

شیخ احمد الصطار دمشقی

↓

شیخ اسماعیل عجلونی

↓

شیخ عبدالقنی نابلسی

↓

شیخ نجم الدین غزی

↓

بدرالدین غربی

↓

قاضی زکریا انصاری

↓

حافظ ابن حجر عسقلانی

باعلوی سادات (یمن) کے علماء کی سند

مفتی اکرام المحسن فیضی

- علامہ حبیب سالم شاطری
  ↓ علامہ حبیب محمد بن ھادی سقاف
  ↓ امام حبیب عیدروس بن عمر حبشی
- علامہ حبیب علی مشہور بن محمد بن سالم بن حفیظ
  ↓ علامہ حبیب سالم بن حفیظ
  ↓ امام حبیب عیدروس بن عمر حبشی
- علامہ حبیب عبدالرحمن بن شیخ بن علوی حبشی
  ↓ امام حبیب عیدروس بن عمر حبشی

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

↓

علامہ حبیب احمد بن علوی حبشی

↓

شیخ علامہ حبیب محمد بن علی حبشی

↓

شیخ علامہ امام حبیب علی بن محمد حبشی

↓

شیخ علامہ حبیب عیدروس بن عمر حبشی

↓

شیخ علامہ امام عبد اللہ بن احمد باسودان

↓

شیخ علامہ سید امام عمر بن عبد الرحمٰن البار

↓

شیخ علامہ حبیب حامد بن عمر بن حامد آل ابی علوی

↓

شیخ علامہ حبیب عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بلفقیہ

↓

شیخ المسند حسن بن علی عجیمی

↓

حافظ علامہ محمد بن علاء الدین بابلی

↓

شیخ علامہ ابو نجا سالم بن محمد سنہوری

↓

شیخ نجم محمد بن احمد غیطی

↓

شیخ الاسلام زکریا بن محمد انصاری

↓

امیر المؤمنین فی الحدیث امام حافظ ابن حجر عسقلانی۔

نادر سند مسلسل باآباء

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

↓

شیخ علامہ محمد عبید اللہ جانفدا نقیبی
نھرکاریزی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ محمد الدین نقیبی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ محمد سلمانی ارغندابی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ محمد عبد الغفور علوی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ تاج محمد قدرانی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ محمد نعمان بکری
بغدادی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ عبد المؤمن محمد الحسن صدیقی
عن ابیہ

↓

شیخ علامہ احمد علی عبد القہار افصحی بغدادی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ عبد المعز موھوبی بغدادی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ حامد الحسین نوری شامی بغدادی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ محمد علی عبد الکریم درویشی
بغدادی عن ابیہ

↓

شیخ علامہ محمد عبد الحق فضل الہ حسامی
مصری عن ابیہ

↓

شیخ علامہ محمد عبد المحی طہ المطہر
صدیقی مصری

↓

امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی

انجمن ضیاءِ طیبہ کی 111 مطبوعات

اُردو کتب

۱	ضیائے محرم الحرام	۱۷	ضیاء الدعا (مسنون دعائیں)
۲	ضیائے صفر المظفر	۱۸	ضیائے حج (حج کے مسائل)
۳	ضیائے ربیع الاول	۱۹	ضیائے عمرہ (عمرہ کے مسائل)
۴	ضیائے ربیع الثانی	۲۰	ضیائے حج وعمرہ
۵	ضیائے جمادی الاول	۲۱	ضیائے طواف (طواف کی دعائیں)
۶	ضیائے جمادی الثانی	۲۲	کتاب الدعوات والاذکار
۷	ضیائے رجب المرجب	۲۳	قربانی کے فضائل ومسائل
۸	ضیائے شعبان المعظم	۲۴	مسلک۔۔۔کیا..کیوں..کونسا..؟؟؟
۹	ضیائے رمضان	۲۵	وسیلہ۔۔۔کیا.. کیوں..کیسے..؟؟؟
۱۰	ضیائے شوال المکرم	۲۶	تین اہم فتاوٰی
۱۱	ضیائے ذوالقعدہ	۲۷	کس کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے؟
۱۲	ضیائے ذی الحجہ	۲۸	فتویٰ... اقامت میں کب کھڑے ہوں؟
۱۳	گلستان رمضان	۲۹	گیارھویں شریف کی شرعی حیثیت
۱۴	الوظیفۃ الکریمۃ	۳۰	لوگ کیا کہیں گے؟
۱۵	ضیائے درود	۳۱	اعلام الاذکیاء باثبات علوم غیب
۱۶	ضیائے طیبہ (قصیدہ بردہ شریف)	۳۲	ضیائے قرآن

۳۳	سنّی کانفرنس کا تاریخی تسلسل	۵۳	ذاکر نائیک کی یزید سے محبت
۳۴	اسلامی حدود اور تعزیرات	۵۴	علی سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدّیق
۳۵	حکمرانوں کی بے حسی و معیشت کی تباہ کاری	۵۵	آئینۂ عشق رسول ﷺ میں دو عکس
۳۶	قراۃ العیون و مفرح القلب المحزون	۵۶	غزوۂ احد اور سیّد الشہداء رضی اللہ عنہ
۳۷	اسلام میں اخلاقیات اور ہماری ذمہ داریاں	۵۷	اسمائے شرکائے بدر و شہدائے احد و کربلا
۳۸	لفظوں کی حرمت اور ابدی نعمت	۵۸	سیرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ اور فلم "The Message"
۳۹	مفید النساء (خواتین کے مسائل)	۵۹	ضیائے گیارھویں
۴۰	رسول اللہ ﷺ کا حج	۶۰	پیغاماتِ غوثیہ
۴۱	فضائل مدینۃ الرسول ﷺ	۶۱	پیغاماتِ رضویہ
۴۲	الاسراء والمعراج (معراجِ رسول ﷺ)	۶۲	سیرتِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
۴۳	معراج..... کہاں سے؟ کہاں تک؟	۶۳	اس صدی کا مجدد کون؟
۴۴	معراجِ جسمانی	۶۴	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور احترامِ سادات
۴۵	محفلِ میلاد اور علماءِ عرب	۶۵	ضیائے حدائقِ بخشش
۴۶	ضیائے میلاد النبی	۶۶	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارنامے
۴۷	میلاد النبی کب سے..؟ مطالعہ تاریخی تسلسل	۶۷	مفتیِ اعظم محمد مصطفی رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
۴۸	عیدِ میلاد النبی اور دہشت گردی	۶۸	ضیائے کنز الایمان
۴۹	گستاخی و اہانتِ رسول کی عالمی مہم	۶۹	محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ
۵۰	تلخیص "گستاخی و اہانتِ رسول"	۷۰	گلشنِ رضویہ کے دو پھول
۵۱	بارہ ربیع الاول تاریخِ ولادت؟ یا وفات؟	۷۱	بیہقیِ وقت مفتی منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ
۵۲	فضائلِ اہلِ بیت	۷۲	تجلیاتِ قمر

۷۳	حل المشکلات من الملفوظات	۷۷	تربیتِ اولاد میں ماں کا کردار
۷۴	تجلیاتِ قطبِ مدینہ	۷۸	اعلیٰ حضرت کے ایک گمشدہ خلیفہ
۷۵	مسواک (فضائل و تحقیق)	۷۹	قطبِ مدینہ کا سفرِ آخرت
۷۶	ماں کے آنچل پہ شبنم ٹپکتی رہی	۸۰	معرفۃ الخصال المکفرۃ
۸۱	احادیث الکیلانیہ (چالیس احادیثِ جیلانی)	۸۲	حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد اور فتاویٰ رضویہ
۸۳	مولانا محمد رضا خاں (مختصر سوانح)	۸۴	ضیائے خلفائے راشدین
۸۵	فضائلِ اصحاب بدریہ	۸۶	قصیدۂ بردہ شریف: تاریخ، تبصرہ، تحقیق
۸۷	تالیفات المولدیہ (فہرست کتب میلاد)	۸۸	مقامِ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
۸۹	تذکرۂ جمیلہ (مفتی اشفاق احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ)	۹۰	تذکرۂ جلیلہ (مفتی محمد اقبال سعیدی رحمۃ اللہ علیہ)

عربی کتب

۹۱	اربعون حدیثا النبویة	۹۲	صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی
۹۳	مراحل الطباعة	۹۴	قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی
۹۵	فضائلِ اصحاب بدریہ		

انگریزی کتب

96	Muhaddith Surti (An Erudite of Modern Muslim India)
97	Giving Azaan at the Grave
98	Calling The Prophet a "Man" or "Brother"
99	Innovation (Bidat) in Islam
100	Fatiha 3 days, Ten days & 40 days
101	Taqleed Following the four Imams
102	Attaining Help from the Prophets and Saints
103	Dua after the Janazah Salaah
104	Perform Zikr Loudly
105	The Urs Anniversary on the Departure of A Saint
106	Loudly Reciting the Kalimah while Carrying the Janazah
107	Calling Out Ya Rasoolallah ﷺ
108	Kissing the Thumbs on Hearing the name of The Prophets
109	The Standing Salam
110	Celebrating the Birth of The Prophet "Meelaad"
111	Placing Flowers & Sheets on and Brightening the Graves